كأنك تراه صلى الله عليه وآله وسلم

دیکھو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے ہیں!

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیکرِ جمال

أطيب السُّول في شمائل الرسول صلى الله عليه وآله وسلم

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

كَأَنَّكَ تَرَاهُ ﷺ

دیکھو سرکار ﷺ کیسے ہیں!

حضور نبی اکرم ﷺ کا پیکرِ جمال

أَطْيَبُ السُّوْل فِي شَمَائِلِ الرَّسُوْل ﷺ

کأنّکَ تراہُ ﷺ

دیکھو سرکار ﷺ کیسے ہیں!

حضور نبی اکرم ﷺ کا پیکرِ جمال

أطیب السُّول فِی شمائل الرسول ﷺ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق بحقِ اِدارہ محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج	:	اَجمل علی مجددی
زیرِ اِہتمام	:	فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ [Research.com.pk]
مطبع	:	منہاج پبلی کیشنز، اِنڈیا
اِشاعت نمبر 1	:	اکتوبر 2020ء [1,100-پاکستان]
اِشاعت نمبر 2	:	نومبر 2020ء [1,100-اِنڈیا]
قیمت	:	-----روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف و تالیفات اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صلِّ وسلّم دائماً أبداً

على حبيبك خير الخلق كلّهم

محمّد سيّد الكونين والثّقلين

والفريقين من عربٍ ومن عجمٍ

اللّهمّ صلّ على سيّدنا ومولانا محمّدٍ وعلى آله وصحبه وبارك وسلّم

فہرست

اِبتدائیہ 11

1. وَصْفُ حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ 17

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے حسین سراپا کا تذکرہ﴾

2. وَصْفُ حُسْنِ قَامَتِهِ ﷺ 24

﴿آپ ﷺ کا حسین قد و قامت﴾

3. وَصْفُ وَجْهِهِ ﷺ الْمُنَوَّرِ 27

﴿حضور ﷺ کا رُوئے اَنور﴾

4. وَصْفُ لَوْنِهِ ﷺ 35

﴿حضور ﷺ کی رنگت مبارک﴾

5. لَطَافَةُ جَسَدِهِ وَطِيْبُ رِيْحِهِ 39

﴿جسمِ اطہر کی نظافت و لطافت اور خوشبوئے عنبریں﴾

6. وَصْفُ رَأْسِهِ ﷺ وَشَعَرِهِ 50

﴿آپ ﷺ کا سرِ اَقدس اور موئے مبارک﴾

7. وَصْفُ جَبِيْنِهِ ﷺ 59

﴿حضور ﷺ کی جبیں مبارک﴾

8. وَصْفُ حَاجِبَيْهِ ﷺ 63

﴿حضور ﷺ کے مبارک اَبرو﴾

9. وَصْفُ عَيْنَيْهِ ﷺ 65

﴿حضور ﷺ کی چشمانِ مقدسہ﴾

10. وَصْفُ بَصَرِهِ ﷺ 68

﴿حضور ﷺ کی بصارت مبارک﴾

11. وَصْفُ أَنْفِهِ ﷺ 72

﴿حضور ﷺ کی بینی (ناک) مبارک﴾

12. وَصْفُ خَدَّيْهِ ﷺ 73

﴿حضور ﷺ کے رُخسار مبارک﴾

13. وَصْفُ أَسْنَانِهِ ﷺ 75

﴿حضور ﷺ کے دندانِ مقدسہ﴾

14. وَصْفُ صَوْتِهِ ﷺ 79

﴿حضور ﷺ کی آواز مبارک﴾

15. وَصْفُ أُذُنَيْهِ وَسَمَاعَتِهِ ﷺ 81

﴿حضور ﷺ کے گوش اور سماعت مبارک﴾

16. وَصْفُ لِحْيَتِهِ ﷺ 83

﴿حضور ﷺ کی ڈاڑھی مبارک﴾

17. وَصْفُ عُنُقِهِ ﷺ 86

﴿حضور ﷺ کی گردن مبارک﴾

18. وَصْفُ كَتِفَيْهِ ﷺ وَإِبْطَيْهِ 88

﴿حضور ﷺ کے مبارک شانے اور بغلیں﴾

19. وَصْفُ ذِرَاعَيْهِ ﷺ 90

﴿حضور ﷺ کی کلائیاں مبارک﴾

20. وَصْفُ يَدَيْهِ ﷺ وَكَفَّيْهِ وَأَصَابِعِهِ 91

﴿حضور ﷺ کے مبارک ہاتھ، ہتھیلیاں اور اُنگلیاں﴾

21. وَصْفُ صَدْرِهِ ﷺ وَبَطْنِهِ 98

﴿آپ ﷺ کا سینۂ مبارک اور بطنِ اَقدس﴾

22. وَصْفُ رُكْبَتَيْهِ ﷺ وَسَاقَيْهِ 100

﴿آپ ﷺ کے مبارک گھٹنے اور پنڈلیاں﴾

23. وَصْفُ قَدَمَيْهِ ﷺ 103

﴿آپ ﷺ کے قدمین مبارک﴾

المصادر والمراجع 107

اِبتدائیہ

ماہرین لغت و لسانیات اِس پر متفق ہیں کہ ''شمائل'' شمال یا شمیلہ کی جمع ہے، جس کے معنی سیرت، عادت اور عمدہ طبیعت کے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آقائے کائنات ﷺ کے شمائل و خصائل ہی دراصل آپ ﷺ کا اُسوۂ حسنہ ہیں۔ شمائلِ مبارکہ میں آپ ﷺ کا حلیہ مبارک، آپ ﷺ کا حسین سراپا، آپ ﷺ کی پوشاک مبارک، آپ ﷺ کی غذا مبارک، آپ ﷺ کے لیل و نہار کے معمولات کا ذِکرِ جمیل و مشک بو ملتا ہے۔ ''شمائل الترمذی'' میں حضرت ابو عیسیٰ امام محمد الترمذی نے نہایت محنت و کاوش اور عرق ریزی سے سیّد کائنات، فخرِ موجودات ﷺ کی زندگی کے ہر گوشے سے متعلق معلومات کو احادیث کی روشنی میں جمع کر دیا ہے۔ آپ کی دو تصانیف جریدۂ عالم پر مہرِ دوام ثبت کرچکی ہیں۔ ایک حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت جس کا نام ''شمائل الترمذی'' ہے اور دوسری احادیث کا مجموعہ جو ''جامع الترمذی'' کے نام سے مشہور ہے۔ دونوں کتابیں بہت وقیع اور مستند ہیں۔ جب قاری عشق و محبت کے جذبات سے سرشار ہو کر ''شمائل الترمذی'' کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے پڑھتے ہوئے اپنے باطن میں انشراح و ابتہاج محسوس کرتا ہے۔ اس دوران کبھی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے غنچے چٹکنے لگتے ہیں اور کبھی اس کی پلکیں نم ہوجاتی ہیں۔ آپ ﷺ کے رُخِ زیبا کا بیان پڑھتا ہے تو دل کی کلی کھل جاتی ہے اور جب آپ ﷺ کے گزر اوقات پر نظر جاتی ہے تو بے اختیار آنسوؤں کی لڑیاں گرنا شروع ہوجاتی ہیں۔

شمائل کے موضوع پر ہر دور میں کتب اور ان کی شروحات لکھی گئی ہیں۔ یہ کتب ان علماء و محدثین کے حضورِ نبی محتشم ﷺ کے ساتھ بے پایاں عشق اور بے کراں محبت کی عکاسی کرتی ہیں۔ محدثین کرام اور مصنفینِ سیرت نے روایات صحیحہ کے

ساتھ آپ ﷺ کے سراپا مبارک کے تناسب وتوازن اور حسن و جمال کو بیان کیا ہے۔ اسی تناظر میں کیا خوب کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اس فخر کا قیامت تک کوئی حریف نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے اپنے پیغمبر ﷺ کے حالات اور واقعات کا ایک ایک حرف اس استقصا کے ساتھ محفوظ رکھا کہ کسی شخص کے حالات آج تک اس جامعیت اور احتیاط کے ساتھ قلم بند نہیں ہو سکے اور نہ آئندہ توقع کی جاسکتی ہے۔ اس گلشنِ ہستی میں خَلقی اور خُلقی ہر لحاظ سے آپ ﷺ یگانہ و یکتا ہیں۔ جو شمائل خالقِ کائنات نے محبوب کائنات ﷺ کو ودیعت فرمائے یومِ الست سے تا قیامِ قیامت انسانیت کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہیں اور ظلمت کدۂ عالم میں آفتابِ غروبِ ناشناس کی حیثیت سے فجر ریز رہیں گے۔ قرآنِ عالی شان میں آپ ﷺ کے جو بھی مکارمِ اِخلاق رب عظیم نے بیان کیے ہیں، صاحبِ خلقِ عظیم ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات اس کا مظہرِ اَتم ہے۔

رُخِ مصطفی ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزمِ خیال میں، نہ دکانِ آئینہ ساز میں

حضور نبی اکرم ﷺ صوری و معنوی ہر لحاظ سے اجمل و اکمل، احسن و افضل، احسب و انسب اور اعلیٰ وارفع ہیں۔ آپ ﷺ کے زندہ معجزوں کی تعداد بے شمار ہے لیکن آپ ﷺ کی زندگی کے ہر پہلو اور ہر گوشہ کا بہ تمام و کمال محفوظ رہنا خود ایک عظیم معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کے اقوال وافعال، وضع و قطع، شکل وشباہت، رفتار وگفتار، مذاقِ طبیعت، اندازِ گفتگو، طرزِ زندگی، طریقِ معاشرت، اکل وشرب، نشست و برخاست اور سونے جاگنے کی ایک ایک ادا محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور چنیدہ انسان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ ہم اور آپ حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ بے مثال اور جمال بے بدل کا بھلا کیوں کر ادراک کر سکتے ہیں! ہم اس سعادت سے محروم

رہتے اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ایک ایک عضو مبارک کا حال اور ایک ایک ادائے حسین کا بیان شرح و بسط کے ساتھ نہ کرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو رزم و بزم، خلوت و جلوت، روز و شب، یُسر و عُسر اور سفر و حضر میں آپ ﷺ کے روئے رخشاں و تاباں کے رخشندہ انوار سے اپنے قلب و نظر کو منور کرتے رہے، اولین مرحلے پر وہی مجاز ہیں کہ آپ ﷺ کے وجود اقدس کی تجلیات کو نثر و نعت میں پیش کر کے اپنی ارادت و عقیدت کو عنبر افشاں الفاظ کے لطیف و نظیف پیرہن میں سمو سکیں۔ وہ جمالِ نبوت کے آفتاب سے بہ راہِ راست اِکتسابِ ضیا کرتے رہے۔

یہ جو مہر میں ہیں حرارتیں، وہ ترا ظہورِ جلال ہے
یہ جو کہکشاں میں ہے روشنی، وہ ترا غبارِ جمال ہے

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر ایمان کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے حسن و جمال پر ایمان لانا بھی ضروری ہے یعنی تکمیل ایمان کے لیے یہ بات بھی شرط ہے کہ ہم اس بات کا اقرار کریں کہ رب کائنات نے حضور ﷺ کا وجودِ اقدس حسن و جمال میں بے نظیر و بے مثال بنایا ہے۔ امام زرقانی امام قرطبی کا بیان نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا حسن و جمال مکمل طور پر ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اگر آقائے کائنات ﷺ کا تمام حسن و جمال ہم پر ظاہر کر دیا جاتا تو ہماری آنکھیں حضور ﷺ کے جلووں کا نظارہ کرنے سے قاصر رہتیں۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی حسن و جمال مصطفی ﷺ کے بیان میں لکھتے ہیں: اگر آپ ﷺ کا حسن و جمال بشر کے لباس میں چھپا ہوا نہ ہوتا تو روئے منور کی طرف دیکھنا ناممکن ہو جاتا۔ امام شرف الدین بوصیری اپنے معروف ”قصیدہ بردہ“ میں فرماتے ہیں:

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مَنْقَسِمِ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِي مَحَاسِنِهِ

یعنی محبوب خدا ﷺ اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں کہ اس معاملہ میں ان کا کوئی شریک ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں جو حسن کا جوہر ہے وہ قابلِ تقسیم ہی نہیں۔ بہر حال اس پر تمام امت کا ایمان ہے کہ تناسبِ اَعضاء اور حسن و جمال میں حضور نبی آخر الزماں ﷺ بے مثل و بے مثال ہیں۔

تھکی ہے فکرِ رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

اس باب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے لاثانی حسن و جمال، آپ ﷺ کی رنگت، آپ ﷺ کے ماہتاب سے بھی روشن تر چہرۂ مبارک کا بیان جب آپ پڑھیں گے تو آپ کو یہ باور کرنے میں کوئی مشکل نہ ہوگی کہ صبحِ اَلست سے شام ابد تک کسی بھی ہستی کو وہ خوب رُوئی، رَعنائی، زیبائی، دل کشی، دلبری، دلربائی اور کشش عطا نہیں کی گئی جو خالقِ کائنات نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو بہ تمام و کمال اور بہ افراط عطا فرمائی۔ نگاہِ عشق سے دیکھنے والے جب آپ ﷺ کے روئے مبارک کی زیارت سے مشرف ہوتے تو بے ساختہ کہہ اٹھتے کہ آپ ﷺ چاند سے کئی گنا بڑھ کر صاحبِ جمال اور جاذبِ نظر ہیں۔ آپ ﷺ کا حسن قامت بھی اپنی مثال آپ تھا۔ اس لحاظ سے بھی آپ ﷺ تمام انسانوں سے زیادہ حسین و جمیل اور شکیل و رعنا تھے۔

اس باب میں آپ احادیث کی روشنی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے روئے انور کو بھی اپنی چشم تصور سے دیکھنے کی خوش بختی سے ہم کنار ہوں گے۔ آپ ﷺ کی رنگت، آپ ﷺ کے جسم اطہر کی لطافت و نظافت اور اس حسین پیکر کے بدنِ اَطہر سے پھوٹنے والی عنبریں خوشبو سے بھی اپنے مشامِ جاں کو معطر ہوتا ہوا محسوس کریں گے۔ آپ ﷺ کے موئے مبارک گہرے سیاہ، حسین و جمیل، خم دار اور گیسو مبارک کانوں کی لَو سے بڑھے ہوتے۔ اس باب کے مطالعہ سے آپ یہ بھی جان سکیں گے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر انور اور ریش مبارک میں کتنے بال سفید تھے۔ جب آپ اپنے بالوں کو جھٹکتے تو آپ ﷺ کا روئے مبارک روشن تر اور تابناک تر ہو جاتا۔ جب آپ ﷺ صحابہ کرام ﷢ کی محفل میں صبح صادق یا شام کے وقت تشریف لاتے تو آپ ﷺ کی جبینِ مبارک یوں ضو فشاں ہوتی جیسے روشن چراغ چمک رہا ہو۔ آپ ﷺ کے چشمانِ مقدسہ سیاہ، پلکیں دراز اور پتلیاں گہری سیاہ تھیں جن میں کبھی کبھی سرخ رنگ کے ڈورے بھی دکھائی دیتے۔ آنکھیں اس حد تک سرمگیں تھیں کہ جب بھی کوئی عاشق آپ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھتا تو اسے محسوس ہوتا کہ چشمان مقدسہ میں سرمہ لگا ہوا ہے۔ آپ ﷺ کی بصارت اس حد تک تیز تھی کہ رات کے گھنے اندھیرے میں بھی آپ ﷺ اسی طرح دیکھتے جس طرح دن کے اجالے میں دیکھتے ہیں۔ آنے والی سطور میں آپ حضور ﷺ کی دلنشیں آواز، آپ ﷺ کی دیدہ زیب ریش مبارک، آپ ﷺ کے موتیوں سے بھی روشن تر مقدس دانت، آپ ﷺ کے مشک بار رخسار، سینہ مبارک، بطن اقدس، نازک گردن، خوبصورت شانے اور بغلیں، آپ ﷺ کی کلائیاں، ہاتھ، ہتھیلیاں، انگلیاں اور قدمین مبارک کی زیارت سے بھی آپ کی چشمِ تصور بہرہ یاب ہوگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے

جسمِ اَطہر کے کس کس عضوِ مبارک اور وصفِ منور کا بیان کیا جائے! گویا آپ ﷺ حسن و جمال کا ایک جہانِ بے پایاں تھے۔

لا	یمکن	الثناء	کما	کان	حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱. وَصْفُ حُسْنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ کے حسین سراپا کا تذکرہ

حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک سب سے حسین و جمیل، پُر کشش، نورانی، جاذبِ نظر، نہایت روشن، شگفتہ اور شاداب تھا۔ قدامت میانہ، رنگت سفید، جسامت متناسب و موزوں اور رنگت و نگہت منور اور تاباں تھی۔ چہرۂ مبارک نہ تو بہت زیادہ گول تھا اور نہ بہت زیادہ لمبا، بلکہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک دونوں صورتوں کے درمیان تھا، یعنی گولائی اور لمبائی کے اعتبار سے اعتدال پر تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بھی آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کو دیکھتے تو پکار اُٹھتے: ”وہ برگزیدہ امین جو بھلائی کی دعوت دیتا ہے (اس کے چہرۂ مبارک کی تابانی ایسی ہے) جیسے اندھیرے میں بدرِ کامل ضوفشاں ہو۔“ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کو دیکھتے تو ان کی زبان پر زہیر بن ابی سلمٰی کا شعر آجاتا: ”اگر آپ ﷺ کچھ اور ہوتے تو آپ ﷺ چودھویں رات کا چاند ہوتے جو بہت روشن ہوتا ہے۔“ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، اس وقت آپ ﷺ سرخ پوشاک زیبِ تن کیے ہوئے تھے۔ میں بیک وقت آپ ﷺ کو اور چاند کو دیکھتا رہا۔ آپ ﷺ مجھے چاند سے کئی گنا بڑھ کر حسین لگ رہے تھے۔ ایک عارف باللہ نے کیا خوب کہا ہے کہ یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں، ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند بھی حضور نبی اکرم ﷺ جیسا نور نہیں ہوسکتے۔ میں اِجمالاً یہ کہنے پر ہی اکتفا کروں گا کہ تمام انبیاء و رُسل علیہم السلام کے جمیع اَوصاف و خصائص، محامد و محاسن

اور رعنائیوں اور زیبائیوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے وجودِ اطہر میں جمع فرما دیا تھا۔

حُسنِ یوسف، دَمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

لَرَأَى زُلَيْخَا لَوْ رَأَيْنَ جَبِيْنَهُ
لَأَثَرْنَ بِقَطْعِ الْقُلُوْبِ عَلَى الْيَدِ

”(حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لینے والی) زلیخا کی سہیلیاں اگر حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دلوں کو کاٹ لیتیں۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصالِ اقدس سے چند روز قبل ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے پردہ ہٹا کر ہماری طرف دیکھا تو یوں محسوس ہوا گویا آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک قرآن کے ورق کی طرح تھا (كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ)۔

١. قَالَ الْبَرَاءُ رضی اللہ عنہ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا(١).

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1303، الرقم/ 3356، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ وأنّه

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بلحاظِ صورت و خِلقت انسانوں میں سب سے حسین تھے۔

2. وَقَالَ رضی اللہ عنہ: رَأَيْتُهُ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ(2).

آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ پوشاک میں ملبوس دیکھا اور (سچ تو یہ ہے کہ میں نے اولادِ آدم میں) آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی نہیں دیکھا۔

3. وَقَالَ رضی اللہ عنہ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ(3).

أحسن الناس وجهًا، 4/ 1819، الرقم/ 2337، وابن حبان في الصحيح، 14/ 196، الرقم/ 6285.

(2) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1303، الرقم/ 3358، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ وأنّه كان أحسن الناس وجهًا، 4/ 1818، الرقم/ 2337، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 281، الرقم/ 18496، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب في الرخصة في ذلك، 4/ 54، الرقم/ 4072، والترمذي في الشمائل المحمدية/ 30، الرقم/ 3.

(3) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب الجعد، 5/ 2211، الرقم/ 5561، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ وأنّه كان أحسن الناس وجهًا، 4/ 1818، الرقم/ 2337، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 290، 300، الرقم/ 18581، 18688، وأبوداود في السنن، كتاب

حضرت براء ﷜ ہی بیان کرتے ہیں: میں نے سرخ پوشاک میں ملبوس کسی دراز گیسو حسین کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

4. وَقَالَ ﷜: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللهِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ(4).

حضرت براء ﷜ ہی بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سرخ پوشاک میں ملبوس کسی فرد کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔

5. وَقَالَ ﷜: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، مُتَرَجِّلًا، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ أَجْمَلُ مِنْهُ(5).

حضرت براء ﷜ ہی بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ اُس وقت آپ ﷺ سرخ پوشاک زیبِ تن کیے ہوئے تھے اور زلفوں میں مانگ نکالے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل نہ تو آپ ﷺ سے پہلے کسی کو دیکھا تھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دیکھا۔

الترجل، باب ما جاء في الشعر، 4/ 81، الرقم/ 4183، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب اتخاذ الشعر، 8/ 133، الرقم/ 5060.

(4) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 4/ 295، الرقم/ 18636.

(5) أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزينة، باب لبس الحلل، 8/ 203، الرقم/ 5314، وأيضًا في السنن الكبرى، 5/ 476، الرقم/ 9639، وأبو يعلى في المسند، 3/ 253، الرقم/ 1699، وابن الجعد في المسند، 1/ 312، الرقم/ 2111، والجرجاني في تاريخ الجرجان، 1/ 514، الرقم/ 1059، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 289، 43/ 112.

6. وَقَالَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ ﷺ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي لَيْلَةِ إِضْحِيَانٍ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ. قَالَ: فَلَهُوَ كَانَ أَحْسَنَ فِي عَيْنِي مِنَ الْقَمَرِ(6). وَقَالَ ﷺ: فَلَهُوَ أَجْمَلُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ.

حضرت جابر بن سمرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، اُس وقت آپ ﷺ سرخ پوشاک زیبِ تن کیے ہوئے تھے۔ میں بیک وقت آپ ﷺ کو اور چاند کو دیکھتا رہا۔ مجھے آپ ﷺ چاند سے کئی گنا زیادہ حسین لگ رہے تھے۔

ایک اور روایت میں فرماتے ہیں: میرے نزدیک آپ ﷺ چاند سے کئی درجہ بڑھ کر صاحبِ حسن و جمال تھے۔

7. قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ ﷺ: كَانَ ﷺ أَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا(7).

---

(6) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب في حسن النبي ﷺ، 1/ 44، الرقم/ 57، والترمذي في الشمائل المحمدية/ 39، الرقم/ 10، والنسائي في السنن الكبرى، 5/ 476، الرقم/ 9640، والحاكم في المستدرك، 4/ 207، الرقم/ 7383، والطبراني في المعجم الكبير، 2/ 206، الرقم/ 1842، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 150، الرقم/ 1417، وابن عبد البر في الاستيعاب، 1/ 224.

(7) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 300، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 358، وذكره القسطلاني في المواهب اللدنية، 2/ 89.

حضرت ابو طفیل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ غایت درجہ جاذبِ نظر تھے، آپ کی رنگت سفید اور قامت میانہ تھی۔

8. وَقَالَتْ أُمُّ مَعْبَدٍ ﷺ: رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ، وَلَمْ تُزْرِ بِهِ صَعْلَةٌ، وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ(8).

حضرت اُم معبد ﷺ بیان فرماتی ہیں: میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جن کا حسن بہت نمایاں تھا، چہرہ نہایت روشن اور ہشاش بشاش تھا، جسمانی ساخت نہایت موزوں تھی، رنگت کی زیادہ سفیدی آپ ﷺ (کے حُسن) کو معیوب نہیں بناتی تھی، آپ ﷺ کی جسامت خوب متناسب تھی، آپ ﷺ نہایت ہی خوب رُو اور حسین تھے۔

9. قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَنْوَرَهُمْ لَوْنًا، لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ، بَلَغَتْنَا صِفَتُهُ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَلَقَدْ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ، يَقُوْلُ: لَرُبَّمَا نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ

(8) أخرجه ابن حبان في الثقات، 1/ 125-127، والطبراني في المعجم الكبير، 4/ 49-50، الرقم/ 3605، والحاكم في المستدرك، 3/ 10-11، الرقم/ 4274، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، 6/ 252-254، الرقم/ 3485، وابن عبد البر في الاستيعاب، 4/ 1958-1960، الرقم/ 4215، وابن الجوزي في صفة الصفوة، 1/ 139-140، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 279، والسيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 310.

لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَيَقُوْلُ: هُوَ أَحْسَنُ فِي أَعْيُنِنَا مِنَ الْقَمَرِ، أَزْهَرُ اللَّوْنِ، نَيِّرُ الْوَجْهِ، يَتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ(9).

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور سب سے حسین و جمیل تھا اور رنگت و نگہت سب سے زیادہ (براق اور) روشن تھی۔ جس نے بھی آپ ﷺ کا وصف بیان کیا ہے اور جو ہم تک پہنچا ہے ہر ایک نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی ہے۔ اُن میں سے کوئی کہنے والا یہ کہتا ہے: شاید ہم نے چودھویں رات کا چاند دیکھا۔ کوئی کہتا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ہماری نظروں میں چودھویں رات کے چاند سے بھی بڑھ کر حسین تھے۔ آپ ﷺ کی رنگت و نزہت بہت روشن، اور چہرہ نہایت دل کش اور نورانی تھا۔ یہ روئے انور (زمین پر) یوں جگمگاتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند (آسمان پر) چمکتا ہے۔

(9) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب في حسن النبي ﷺ، 1/ 44، الرقم/ 57، والترمذي في الشمائل المحمدية/ 39، الرقم/ 10، والنسائي في السنن الكبرى، 5/ 476، الرقم/ 9640، والحاكم في المستدرك، 4/ 207، الرقم/ 7383، والطبراني في المعجم الكبير، 2/ 206، الرقم/ 1842، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 150، الرقم/ 1417، وابن عبد البر في الاستيعاب، 1/ 224.

2. وَصْفُ حُسْنِ قَامَتِهِ ﷺ

آپ ﷺ کا حسین قد و قامت

حکایت از قدِ یار آں دل نواز می کنیم
مگر ایں بہانہ عمرِ خود دراز می کنیم

حضور نبی اکرم ﷺ قد کے لحاظ سے نہ زیادہ دراز اور طویل تھے اور نہ ہی پست قد اور قصیر بلکہ معتدل اور میانہ قامت تھے۔ جب آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں چلتے تو اُن میں سب سے نمایاں نظر آتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قد و قامت کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی قامت مبارک کا تذکرہ کرتے تو ایمانی و روحانی، ظاہری و باطنی، ذہنی اور قلبی سطح پر ایک سرشاری کی کیفیت سے لطف اندوز ہوتے۔ آج بھی آپ ﷺ کی قامتِ رعنا کا جب ذکر پڑھا، سنا یا کیا جاتا ہے تو محسوسات کے گلشن میں ایک خوشبوئے نایاب مہکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اس کیفیت کا اظہار حافظ شیرازیؒ نے اس شعر میں کیا تھا:

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار
فکر ہر کس بہ قدر ہمت اوست

١٥. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ(١٥).

حضرت براء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی پست قامت تھے (یعنی میانہ قد تھے)۔

١١. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ(١١)، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ(١٢).

---

(١٥) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1303، الرقم/ 3356، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ وأنه أحسن الناس وجهًا، 4/ 1819، الرقم/ 2337، وابن حبان في الصحيح، 14/ 196، الرقم/ 6285.

(١١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1/ 96، 127، الرقم/ 746، 1053، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 598، الرقم/ 3637، وأبو يعلى في المسند، 1/ 304، الرقم/ 370، والطيالسي في المسند، 1/ 24، الرقم/ 171، والحاكم في المستدرك، 2/ 662، الرقم/ 4194، والبخاري في التاريخ الكبير، 1/ 8، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 149، الرقم/ 1414.

(١٢) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 599، الرقم/ 3638، وأيضًا في الشمائل المحمدية / 32، الرقم/ 7، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31805، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 149، الرقم/ 1415، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 411.

حضرت علی ؑ کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ قد کے لحاظ سے نہ زیادہ دراز اور طویل تھے، اور نہ ہی پست قد اور قصیر تھے۔ بلکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ معتدل قامت تھے۔

12. قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: كَانَ لَيْسَ بِالذَّاهِبِ طُوْلًا، وَفَوْقَ الرَّبْعَةِ، إِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ(13).

حضرت علی ؓ نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ زیادہ دراز قد بھی نہ تھے نہ ہی کوتاہ قد، بلکہ آپ ﷺ میانہ قامت تھے اور جب بھی آپ ﷺ کچھ لوگوں کے ہمراہ (یا اُن کے درمیان) چلتے تو اُن سب میں نمایاں نظر آتے تھے۔

13. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ مَا مَشَى مَعَ أَحَدٍ إِلَّا طَالَهُ(14).

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے ہمراہ چلنے والے (کسی بھی شخص) سے ہمیشہ بلند قامت نظر آتے تھے۔

14. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ قَوَامًا(15).

(13) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1/ 151، الرقم/ 1299، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 411-412، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 260، والنميري في أخبار المدينة، 1/ 319، الرقم/ 967، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 272.

(14) أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، 4/ 59، الرقم/ 2727، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 272، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 116، والحلبي في السيرة الحلبية، 3/ 434.

حضرت انس رضی اللہ عنہ (حضور ﷺ کے قدِ زیبا اور قامتِ رعنا کے بارے میں) بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قد و قامت کے لحاظ سے تمام انسانوں سے زیادہ (شکیل و جمیل اور) حسین تھے۔

3. وَصْفُ وَجْهِهِ ﷺ الْمُنَوَّرِ

حضور ﷺ کا رُوئے اَنور

بادِ رحمت سنک سنک جائے
وادیِ جاں مہک مہک جائے
جب چھڑے بات حُسنِ اَحمد ﷺ کی
غنچۂ دل چٹک چٹک جائے

حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ اَنور گولائی میں چاند کی مانند تھا، لیکن بہت زیادہ گول نہ تھا۔ بلکہ گولائی اور لمبائی کے درمیان نہایت متوازن تھا۔ یہ چہرۂ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح تاب دار تھا۔ آئینہ کی طرح چمکتے اس چہرہ پر جب زیارت کے لیے آنے والوں کی نظر پڑتی تو بے ساختہ پکار اٹھتے کہ یہ بڑا ہی مبارک چہرہ ہے۔ حضرت سید پیر مہر علی شاہؒ نے اپنی مشہور نعت میں آپ ﷺ کے روئے انور کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے، وہ آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں:

اِس صورت نوں جان آکھاں
جان آکھاں کہ جانِ جہاں آکھاں

---

(15) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 278.

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تو شاناں سب بنیاں
سبحان اللہ مَا أَجْمَلكَ، مَا أَحْسَنَكَ، مَا أَكْمَلَكَ
کتھے مہر علی! کتھے تیری ثنا! گستاخ اکھیں کتھے جا اَڑیاں

15. عَنْ أَبِي بَكْرٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَدَارَةِ الْقَمَرِ[16].

حضرت ابو بکر ﷺ بیان فرماتے ہیں: حضور ﷺ کا روئے منور (چودھویں کے) چاند کے دائرہ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔

16. قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ[17].

حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں: (آپ ﷺ کے) چہرۂ مبارک میں قدرے گولائی تھی۔

---

(16) ذكره ابن الجوزي في الوفا/ 412، والهندي في كنز العمال، 7/ 162، الرقم/ 18526.

(17) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 599، الرقم/ 3638، وأيضًا في الشمائل المحمدية/ 32، الرقم/ 7، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31805، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 411-412، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 149-150، الرقم/ 1415، والنميري في أخبار المدينة، 1/ 319، الرقم/ 968، وابن عبد البر في الاستذكار، 8/ 331، وأيضًا في التمهيد، 3/ 29، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 261.

١٧. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَمْشَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ(١٨).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نہایت حسین و وجیہہ اور نکھرے ہوئے شگفتہ وشاداب چہرے والے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ جیسا حسین کوئی نہیں دیکھا۔

١٨. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ(١٩).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے دنیا میں کوئی شے رسول اللہ ﷺ سے حسین نہیں دیکھی۔ (آپ ﷺ کا چہرہ اس طرح چمکتا تھا) گویا چہرۂ انور میں سورج (جیسی تابانی ورخشندگی موج زن اور) رواں ہے۔

١٩. سُئِلَ الْبَرَاءُ ﷺ: أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ(٢٠).

---

(١٨) أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٤/ ٥٩، الرقم/ ٢٧٢٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٢٧٢، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ١١٦، والحلبي في السيرة الحلبية، ٣/ ٤٣٤.

(١٩) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٠، ٣٨٠، الرقم/ ٨٥٨٨، ٨٩٣٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في صفة النبي ﷺ، ٥/ ٦٠٤، الرقم/ ٣٦٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٢١٥، الرقم/ ٦٣٠٩، وابن المبارك في المسند، ١/ ١٧، الرقم/ ٣١، وأيضًا في كتاب الزهد/ ٢٨٨، الرقم/ ٨٣٨، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٥٧٣.

حضرت براء ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی چمک تلوار کی طرح تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ (آپ ﷺ کے چہرے کی نورانیت) چاند کی طرح تھی۔

٢٠. سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ ﷺ: وَجْهُهُ ﷺ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا(٢١).

حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا آپ ﷺ کے چہرۂ انور کا چمکنا تلوار کی مانند تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک سورج اور چاند کی طرح چمکتا تھا اور اس میں قدرے گولائی بھی تھی۔

---

(٢٠) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1304، الرقم/ 3359، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 281، الرقم/ 18501، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 598، الرقم/ 3636، والدارمي في السنن، 1/ 45، الرقم/ 64، وابن حبان في الصحيح، 14/ 198، الرقم/ 6287، والطبراني في المعجم الكبير، 2/ 224، الرقم/ 1926.

(٢١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شيبه ﷺ، 4/ 1823، الرقم/ 2344، وأحمد بن حنبل في المسند، 5/ 104، الرقم/ 21036، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31808، وابن حبان في الصحيح، 14/ 206، الرقم/ 6297، وأبو يعلى في المسند، 13/ 451، الرقم/ 7456، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 151، الرقم/ 1419.

وَقَدْ قِيْلَ: مِثْلَ الْقَمَرِ الْمُسْتَدِيْرِ، لَكِنْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَدِيْرًا جِدًّا، بَلْ كَانَ بَيْنَ الْاِسْتِدَارَةِ وَالْاِسْتِطَالَةِ(22).

کہا گیا ہے کہ حضور ﷺ کا چہرۂ انور گولائی میں چاند کی مانند تھا، لیکن بہت زیادہ گول نہ تھا۔ بلکہ گولائی اور لمبائی کے درمیان نہایت متوازن و متناسب تھا۔

21. قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضی الله عنه: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ(23).

حضرت کعب بن مالک رضی الله عنه سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ جب (کسی بات پر) خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک یوں روشن ہو جاتا کہ لگتا گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔ ہم آپ ﷺ کی اس کیفیت سے آپ ﷺ کی طبیعت کی خوش گواری و شگفتگی کو جان جاتے تھے۔

22. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی الله عنه، قَالَ: كَانَ ﷺ أَبْيَضَ، مَلِيْحَ الْوَجْهِ(24).

---

(22) البيجوري في المداهب اللدنية على الشمائل المحمدية/ 25.

(23) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1305، الرقم/ 3363، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، 4/ 2127، الرقم/ 2769، وأحمد بن حنبل في المسند، 3/ 458، الرقم/ 15827، والنسائي في السنن الكبرى، 6/ 359-360، الرقم/ 11232.

(24) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان النبي ﷺ أبيض مليح الوجه، 4/ 1820، الرقم/ 2340 (1)، والبخاري في الأدب المفرد/ 276،

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ ﷺ کا چہرۂ اَقدس جاذبِ نظر سفید رنگت والا تھا۔

23. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ ﷺ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ(25).

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا چہرۂ اَنور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

24. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ(26).

الرقم/ 790، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 205، وذكره السيوطي في الشمائل الشريفة/ 22.

(25) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36-38، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 277، 338، 344، 348، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، والهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

(26) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1304، الرقم/ 3362، ومسلم في الصحيح، كتاب الرضاع، باب العمل بإلحاق القائف الولد، 2/ 1081، الرقم/ 1459، وأبو داود في السنن، كتاب الطلاق، باب في القافة، 2/ 280، الرقم/ 2268، والترمذي في السنن، كتاب

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس (یوں) خوشی کے عالم میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کے نقوش (اور خدوخال) سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

25. وَقَدْ قِيْلَ: إِذَا سُرَّ، فَكَأَنَّ وَجْهَهُ الْمِرْآةُ، وَكَأَنَّ الْجُدُرَ تُلَاحِكُ وَجْهَهُ، أَيْ: يُرَى شَخْصُ الْجُدُرِ فِي وَجْهِهِ[27].

یہ بھی کہا گیا ہے: جب آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تو روئے انور آئینے کی طرح یوں چمک اُٹھتا کہ دیواروں کا عکس تک آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں نمایاں ہونے لگتا۔

26. وَعَنْهَا ؓ، قَالَتْ: سَقَطَتْ عَنِّيَ الْإِبْرَةُ، فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ لِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهِ ﷺ[28].

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان فرماتی ہیں: (ایک مرتبہ سلائی کرنے کے دوران) سوئی میرے ہاتھ سے گر گئی۔ میں نے اُسے بہت تلاش کیا مگر (ناکافی روشنی کے باعث) مجھے نہ ملی، اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ حجرۂ مبارک میں داخل ہوئے، آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی نورانی شعاعوں سے مجھے وہ سوئی (پل بھر میں) نظر آ گئی۔

الولاء والهبة، باب ما جاء في القافة، 4/ 440، الرقم/ 2129، والنسائي في السنن، كتاب الطلاق، باب القافة، 6/ 184، الرقم/ 3493.

(27) ابن الأثير في النهاية في غريب الأثر والحديث، 4/ 238-239.

(28) أخرجه إسماعيل الأصبهاني في دلائل النبوة/ 113، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 310، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 107.

27. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ، وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ، قَالَ: فَتَجِيءُ الْأَعْرَابُ، فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ، قَالُوْا: هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ(29).

حضرت حارث بن عمرو السہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں منیٰ یا عرفات کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور (دیکھا کہ) آپ ﷺ کی زیارت کے لیے لوگ جوق در جوق (بے تابانہ اور پروانہ وار) آ رہے ہیں۔ (میں نے مشاہدہ کیا کہ دور اُفتادہ علاقوں سے) دیہاتی لوگ آتے اور جب ان کی نظر آپ ﷺ کے رُوئے اَنور پر پڑتی تو بے ساختہ پُکار اُٹھتے: یہ بڑا ہی مبارک چہرہ ہے۔

28. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضي الله عنه، قَالَ: فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ(30).

---

(29) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب في المواقيت، 2/ 144، الرقم/ 1742، والبخاري في الأدب المفرد/ 392، الرقم/ 1148، والطبراني في المعجم الكبير، 3/ 261، الرقم/ 3351، والبيهقي في السنن الكبرى، 5/ 28، الرقم/ 8701، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 3/ 269.

(30) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، 4/ 652، الرقم/ 2485، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قيام الليل، 1/ 423، الرقم/ 1334، والدارمي في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة الليل، 1/ 405، الرقم/ 1460، وابن أبي شيبة في المصنف، 5/ 248، الرقم/ 25740، والحاكم في المستدرک، 3/ 14، الرقم/ 4283.

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک (پہلی مرتبہ) دیکھا تو (بلاتوقف) پہچان گیا کہ یہ نورانی چہرہ (کسی سچے نبی کا ہی ہو سکتا ہے) جھوٹے دعوے دار کا نہیں۔

4. وَصْفُ لَوْنِهِ ﷺ

حضور ﷺ کی رنگت مبارک

حضرب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کیا ہی دِل کش اور خوب صورت الفاظ میں آپ ﷺ کی رنگت بیان کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی رنگت ایسے سفید تھی کہ لگتا تھا کہ آپ ﷺ کا سراپا چاندی سے ڈھالا گیا ہے۔آپ ﷺ کی رنگت سفید مگر سرخی مائل تھی نہایت روشن، نکھری نکھری اور چمکتی دمکتی۔اس چمک اور دمک کے سامنے صیقل شدہ تلواروں کی تابش و تابانی بھی ماند دکھائی دیتی۔جب آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تو روئے انور آئینہ کی طرح یوں چمک اٹھتا کہ دیواروں کا عکس تک آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں جھلکتا اور ڈلکتا دکھائی دیتا۔ دربارِ رسالت مآب ﷺ کے ثنا خوان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ کے حسنِ لم یزل کی تعریف و توصیف ایسے الفاظ میں کرتے ہیں کہ ہر لفظ اپنی جگہ ایک جہانِ معانی لیے ہوئے ہے:

وَأَحْسَنُ مِنكَ لَم تَرَ قَطُّ عَينٌ

وَأَجمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

(یا رسول اللہ!) آپ سے زیادہ حسن و جمال والا کسی آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(یا رسول اللہ!) آپ ہر عیب و نقص سے پاک پیدا کیے گئے ہیں۔ گویا آپ ایسے ہی پیدا کیے گئے جیسے حسین و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

29. عَنْ عَائِشَةَ ؓ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْوَرَهُمْ لَوْنًا، أَزْهَرَ اللَّوْنِ[31].

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ نہایت روشن، نکھرا، کھلا اور چمکتا ہوا تھا۔

30. عَنْ أَنَسٍ ؓ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ[32].

---

(31) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 300، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 358، وذكره القسطلاني في المواهب اللدنية، 2/ 89.

(32) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1306، الرقم/ 3368، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، 4/ 1815، الرقم/ 2330، وأحمد

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک انتہائی روشن اور چمک دار تھا۔

31. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ لَوْنًا(33).

حضرت انس ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رنگت و نگہت کے اعتبار سے (کرۂ ارض پر موجود) سب انسانوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔

32. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ(34).

آپ ﷺ مزید بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ ہی گندمی تھا۔

33. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، كَانَ ﷺ أَبْيَضَ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ(35).

بن حنبل في المسند، 3/ 228، 270، الرقم/ 13405، 13887، والدارمي في السنن، 1/ 45، الرقم/ 61.

(33) أخرجه ابن عساكر في السيرة النبوية، 1/ 321.

(34) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1303، الرقم/ 3355، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ ومبعثه وسنه، 4/ 1824، الرقم/ 2347، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مبعث النبي ﷺ وبن كم كان حين بعث، 5/ 592، الرقم/ 3623، وابن حبان في الصحيح، 14/ 298، الرقم/ 6387، والنسائي في السنن الكبرى، 5/ 409، الرقم/ 9310.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید مگر سرخی مائل تھا۔

34. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَبْيَضَ(36).

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک خوب گورا تھا۔

35. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبْيَضَ، تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ(37).

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سرخی مائل سفید تھا۔

36. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ(38).

---

(35) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1/ 116، الرقم/ 944، وابن حبان في الصحيح، 14/ 216-217، الرقم/ 6311، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31807، وأبو يعلى في المسند، 1/ 303، الرقم/ 369.

(36) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شيبه ﷺ، 4/ 1822، الرقم/ 2343، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في العدة، 5/ 128، الرقم/ 2826.

(37) أخرجه الروياني في المسند، 2/ 318، الرقم/ 1280، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 416، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 300، 302.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رنگت ایسی سفید تھی کہ لگتا تھا آپ ﷺ کا سراپا چاندی سے ڈھالا گیا ہے۔

5. لَطَافَةُ جَسَدِهِ وَطِيْبُ رِيْحِهِ

جسمِ اطہر کی نظافت و لطافت اور خوشبوئے عنبریں

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبی است

آپ ﷺ کے جسدِ اقدس کو دستِ قدرت نے خصوصی اہتمام اور محبت کے ساتھ خوشبو میں گوندھا تھا۔ جب آپ ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ’جوں ہی میں نے پہلی مرتبہ آپ ﷺ کی زیارت کی تو میں نے آپ ﷺ کے جسمِ اقدس کو چودھویں رات کے چاند کی طرح سراپا نور پایا اور اس سے تر و تازہ کستوری کی مہک آرہی تھی۔ آپ ﷺ کے جسم پر میل کا کوئی ذرہ یا نشان تک نہ تھا‘۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ’جب میں حضور ﷺ کو اپنے گھر لے آئی تو قبیلہ بنو سعد کا کوئی گھر ایسا نہ رہا جس سے ہم نے کستوری کی خوشبو نہ سونگھی ہو‘۔ آپ ﷺ خوشبو استعمال نہ بھی فرماتے تب بھی آپ ﷺ کے جسمِ اقدس سے کستوری یا مخلوط عطر کی خوشبو مشامِ جاں کو معطر

(38) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 40، الرقم/ 12، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 241، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 15/ 297، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 271.

کرتی۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک بھی مشک بار ہوتا اور اس سے پھوٹنے والی خوشبو کائنات کی عمدہ ترین خوشبو سے بھی افضل ہوتی۔

عطر و مشک و عنبر کی کیا بساط ہے لوگو
دو جہاں معطر ہیں آپ کے پسینے سے

اُمِ مبارک ؓ فرماتی ہیں: ’میں نے ایک نوجوان دیکھا بڑا صاف ستھرا، حسین، سفید چمکتا چہرہ، جیسے کلیوں میں ایک تازگی ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا رنگ نوخیز کلیوں کی طرح چمکتا تھا‘۔ اور فرماتی ہیں: ’نہ آپ ﷺ ایسے موٹے تھے کہ نظروں میں کھٹکیں اور نہ ایسے دبلے اور کمزور تھے کہ بے رعب ہوجائیں۔ آپ ﷺ وسیم و قسیم تھے۔‘ عربی زبان میں وسیم بھی خوبصورت کو کہتے ہیں اور قسیم بھی خوبصورت کو کہتے ہیں وسیم وہ خوبصورت ہوتا ہے جسے جتنا دیکھیں اس کا حسن اتنا بڑھتا ہے یعنی جسے دیکھتے ہوئے آنکھ نہ بھرے۔ قسیم اسے کہتے ہیں جس کا ہر عضو الگ الگ حسن کی ترجمانی کرتا ہو یعنی جس کا ہر عضو حسن میں کامل اور اکمل ہو۔

37. عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقِيْقَ الْبَشَرَةِ(39).

حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں: حضور ﷺ کے جسمِ اقدس کی جِلد مبارک نہایت نرم و نازک تھی۔

38. قَالَ أَبُوْ طَالِبٍ ؓ: وَاللهِ، مَا أَدْخَلْتُهُ فِرَاشِي، فَإِذَا هُوَ فِي غَايَةِ اللِّيْنِ، وَطِيْبِ الرَّائِحَةِ، كَأَنَّهُ غُمِسَ فِي الْمِسْكِ(40).

(39) ذكره ابن الجوزي في الوفا/ 409.

آپ ﷺ کے عمِ محترم حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب بھی میں نے حضور ﷺ کو اپنے ساتھ بستر میں لٹایا تو آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کو نہایت ہی نرم و نازک پایا۔ آپ ﷺ کے جسمِ اطہر سے اس قدر خوشبو آتی تھی جیسے آپ ﷺ کو کستوری (کے عطر) میں نہلایا گیا ہو۔

39. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ(41).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے (زندگی میں آج تک) کسی ایسے ریشم یا دیباج کو مَس نہیں کیا جو رسول اللہ ﷺ کی مبارک ہتھیلی سے زیادہ نرم اور ملائم ہو۔

40. وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ(42).

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں: میں نے کسی کستوری یا مخلوط عطر کی خوشبو کو رسول اللہ ﷺ (کے بدنِ اطہر) کی خوشبو سے بڑھ کر نہیں پایا۔

41. عَنْ أُمِّهِ ﷺ السَّيِّدَةِ آمِنَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: وَلَدْتُهُ نَظِيْفًا مَا بِهِ قَذَرٌ(43).

---

(40) ذكره الرازي في التفسير الكبير، 31/ 214.

(41) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، 2/ 696، الرقم/ 1872، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 278.

(42) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، 2/ 696، الرقم/ 1872، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 278.

حضور ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو اس طرح پاک وصاف (اور لطیف ونظیف) جنم دیا کہ آپ کے وجودِ مزکّی پر میل کا کوئی ذرّہ یا نشان تک نہ تھا۔

42. وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَدَتْهُ ﷺ أُمُّهُ رضي الله عنها بِغَيْرِ دَمٍ وَلَا وَجَعٍ(44).

ایک دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو جنم دیا تو آپ کی ولادت کے ساتھ نہ کوئی خون کا دھبہ تھا اور نہ کسی درد کا احساس تھا۔

43. ذَكَرَ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ أُمِّهِ ﷺ السَّيِّدَةِ آمِنَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: نَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، رِيْحُهُ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ الْأَذْفَرِ(45).

امام ابو نعیم اور خطیب بغدادی نے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول یوں نقل کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جوں ہی میں نے (پہلی مرتبہ) آپ ﷺ کی زیارت کی تو میں نے آپ ﷺ کے جسمِ اقدس کو چودھویں رات کے چاند کی طرح سراپا نور پایا اور اس سے تر و تازہ کستوری کی مہک آ رہی تھی۔

44. قَالَتْ حَلِيْمَةُ رضي الله عنها: وَلَمَّا دَخَلْتُ بِهِ ﷺ إِلَى مَنْزِلِي، لَمْ يَبْقَ مَنْزِلٌ مِنْ مَنَازِلِ بَنِي سَعْدٍ إِلَّا شَمَمْنَا مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ(46).

---

(43) ذكره الخفاجي في نسيم الرياض، 1/ 363.

(44) ذكره ملا علي القاري في شرح الشفاء، 1/ 165.

(45) ذكره الزرقاني في شرح المواهب اللدنية، 5/ 531.

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میں حضور ﷺ کو اپنے گھر لے آئی تو قبیلہ بنو سعد کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو کستوری کی خوشبو سے ہر کسی کے مشامِ جاں کو فرحت و اِنبساط کا پیغام نہ دے رہا ہو۔

45. وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ لَوْنًا، وَأَطْيَبَ النَّاسِ رِيْحًا(47).

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رنگت کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے اور مہک کے لحاظ سے سب سے زیادہ خوشبو دار تھے۔

46. قَالَ النَّوَوِيُّ: كَانَتْ هَذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ صِفَتَهُ ﷺ وَإِنْ لَمْ يَمَسَّ طِيْبًا(48).

امام نووی فرماتے ہیں: یہ خوشبو حضور ﷺ کے جسمِ اطہر کی اپنی صفت تھی، اگرچہ آپ ﷺ نے خوشبو استعمال نہ بھی فرمائی ہوتی (تب بھی آپ ﷺ کے جسمِ اقدس سے اسی طرح خوشبو آتی تھی)۔

47. قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ: إِنَّ هَذِهِ الرَّائِحَةَ الطَّيِّبَةَ كَانَتْ رَائِحَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ طِيْبٍ(49).

---

(46) ذكره الصالحي في سبل الهدى والرشاد، 1/ 387.

(47) أخرجه ابن عساكر في السيرة النبوية، 1/ 321.

(48) النووي في شرح صحيح المسلم، 2/ 256.

(49) ذكره الصالحي في سبل الهدى والرّشاد، 2/ 88.

امام اسحاق بن راہویہ اس بات کی تصریح کرتے ہیں: یہ خوشبو اور مہک آپ ﷺ کے جسمِ اقدس کی اپنی تھی، نہ کہ اُس خوشبو کی جسے آپ ﷺ (کبھی کبھی) استعمال فرماتے تھے۔

48. قَالَ الْخَفَاجِيُّ: رِيْحُهُ الطَّيِّبَةُ طَبْعِيًّا خَلْقِيًّا، خَصَّهُ اللهُ بِهِ مَكْرُمَةً وَمُعْجِزَةً لَهُ[50].

امام خفاجی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ خوش گوار مہک آپ ﷺ کی عظمت اور معجزہ کے اظہار کے لیے آپ ﷺ کے جسمِ اَطہر میں طبعی و پیدائشی طور پر رکھ دی تھی۔

49. عَنْ عُمَرَ ﷺ، قَالَ: كَانَ رِيْحُ عَرَقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رِيْحَ الْمِسْكِ. بِأَبِي وَأُمِّي، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا مِثْلَهُ[51].

حضرت عمر فاروق ﷺ سے روایت ہے: حضور ﷺ کے مبارک پسینے کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر تھی۔ میں نے حضور ﷺ جیسا خوبصورت نہ کوئی آپ ﷺ سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔

50. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: مَا شَمَمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ، وَلَا مِسْكًا، وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ[52].

---

(50) ذكره الخفاجي في نسيم الرّياض، 1/ 348.

(51) أخرجه ابن عساكر في السيرة النبوية، 1/ 319.

(52) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1306، الرقم/ 3368، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کوئی عنبر، کستوری یا عطر بیز شے، آپ ﷺ (کے جسمِ اَطہر) کی مہک سے زیادہ پیاری مہک (اور خوشبو) والی نہیں سونگھی۔

51. وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ(53).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے کستوری یا کسی ایسے مخلوط عطر کو نہیں سونگھا جو رسول اللہ ﷺ (کے جسمِ اَطہر) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہو۔

52. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ عَرَقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤَ، وَرِيْحُ عَرَقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ(54).

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کے چہرۂ انور پر پسینے کے قطرے خوبصورت چمک دار (آب دار اور تاب دار) موتیوں کی طرح دکھائی دیتے تھے اور آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو (دنیا کی) عمدہ ترین کستوری سے کہیں بڑھ کر تھی۔

رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، 4/ 1814-1815، الرقم/ 2330، وأحمد بن حنبل في المسند، 3/ 228، 270، الرقم/ 13405، 13887، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في خلق النبي ﷺ، 4/ 368، الرقم/ 2015.

(53) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي ﷺ وإفطاره، 2/ 696، الرقم/ 1872.

(54) ذكره الصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 86.

53. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا أَوْ لَا يَسْلُكُ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهِ ﷺ(55).

حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جس راستے سے (بھی) گزر جاتے، پھر کوئی بھی شخص بعد میں اُس راستے سے گزرتا تو وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی (منفرد) خوشبو سے جان لیتا کہ آپ ﷺ کا گزر اِس راستے سے ہوا ہے۔

54. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرَّ فِي طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيْبِ، وَقَالُوْا: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ هَذَا الطَّرِيْقِ(56).

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینۂ منورہ کے جس بھی راستے سے گزر جاتے، لوگ اُس راہ میں نہایت دیپاری (اور پاکیزہ) مہک پاتے اور پُکار اُٹھتے کہ اسی راستے سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا ہے۔

55. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُوْرَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيْهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ

---

(55) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب في حسن النبي ﷺ، 1/ 45، الرقم/ 66، والبخاري في التاريخ الكبير، 1/ 399، الرقم/ 1273.

(56) أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، 7/ 129، الرقم/ 2560، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 67.

فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ؟ قَالَتْ: هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ(57).

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، پھر ہمارے ہاں ہی قیلولہ فرمایا۔ آپ ﷺ کو پسینہ آیا تو میری والدہ ایک شیشی لے آئیں اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک صاف کر کے اُس شیشی میں ڈالنے لگیں۔ (دریں اثناء) حضور نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے اور دریافت فرمایا: اے اُمِّ سُلیم! یہ کیا کر رہی ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جسے (میں جمع کر رہی ہوں، تاکہ بعد ازاں) ہم اسے اپنی خوشبو میں ڈالیں گے۔ یہ (معنبر و معطر پسینہ مبارک) سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

56. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِيْنَنِي بِشَيءٍ. قَالَ: مَا عِنْدِي شَيءٌ، وَلَكِنْ إِذَا كَانَ غَدًا فَائْتِنِي بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ وَعُوْدِ شَجَرَةٍ، وَآيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَنْ أُجِيفَ نَاحِيَةَ الْبَابِ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِ أَتَاهُ بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُوْدِ شَجَرَةٍ. فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْلِتُ الْعَرَقَ

---

(57) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، 4/ 1815، الرقم/ 2331، وأحمد بن حنبل في المسند، 3/ 136، الرقم/ 12419، والطبراني في المعجم الكبير، 25/ 119، 122، الرقم/ 289، 297، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154، الرقم/ 1429، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 2/ 61، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 8/ 428.

عَنْ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَتِ الْقَارُوْرَةُ، فَقَالَ: خُذْهَا وَأْمُرِ ابْنَتَكَ أَنْ تَغْمِسَ هَذَا الْعُوْدَ فِي الْقَارُوْرَةِ، فَتَطَيَّبُ بِهِ. قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا تَطَيَّبَتْ شَمَّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رَائِحَةَ ذَلِكَ الطِّيْبِ، فَسَمُّوْا بَيْتَ الْمُطَيِّبِيْنَ(58).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی لے کر آنا، میرے اور تمہارے درمیان ملاقات کی یہ نشانی ہوگی کہ دروازے کا کواڑ بند ہو گا (تو تم دروازے پر دستک دینا)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن وہ کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے (لکڑی سے) اپنے بازوؤں پر سے پسینہ اکٹھا کر کے اُس شیشی میں ڈالنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے جا کر کہو کہ اِس لکڑی کو اِس شیشی میں ڈبو کر نکالے اور اپنے آپ کو اِس سے خوشبو

---

(58) أخرجه أبو يعلى في المعجم، 1/ 117-118، الرقم/ 118، وأيضًا في المسند، 11/ 185-186، الرقم/ 6295، والطبراني في المعجم الأوسط، 3/ 190-191، الرقم/ 2895، والأصبهاني في دلائل النبوة/ 59، الرقم/ 41، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 6/ 23، الرقم/ 3055، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 4/ 48، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، 6/ 25، والهيثمي في مجمع الزوائد، 4/ 256، وأيضًا، 8/ 283، والمناوي في فيض القدير، 5/ 80، والسيوطي في الجامع الصغير، 1/ 44، وأيضًا في الخصائص الكبرى، 1/ 115-116.

لگائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ خوشبو لگاتی تو پورا شہر مدینہ اُس کی خوشبو سے مہک اُٹھتا اور اِسی بناء پر لوگوں نے اُس گھر کا نام 'خوشبو والوں کا گھر' رکھ دیا۔

57. ذَكَرَ الْقَاضِي عِيَاضُ فِي ((الشِّفَا)): كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهِ ﷺ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ، لِأَنَّهُ كَانَ نُوْرًا(59).

قاضی عیاض فرماتے ہیں: سورج اور چاند کی روشنی میں بھی آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کا سایہ نہ ہوتا تھا، کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے۔

58. ذَكَرَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي ((الْوَفَا)): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ ظِلٌّ، وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ، وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ السِّرَاجِ(60).

علامہ ابن الجوزی نے اپنی کتاب 'الوفا بأحوال المصطفیٰ ﷺ' میں بیان کیا ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ آپ ﷺ سورج کی روشنی میں کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کا نور مبارک سورج کی روشنی پر غالب آ جاتا۔ جب

(59) ذكره القاضي عياض في الشفا، ١/ 522، والخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، 3/ 321، والنسفي في المدارك، 3/ 135، والمقرى التلمساني في فتح المتعال في مدح النعال/ 510.

(60) ذكره ابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ، 2/ 65.

آپ ﷺ چراغ کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کے جسمِ اَطہر کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آجاتا۔

59. ذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ فِي ((الْخَصَائِصِ الْكُبْرَى)): إِنَّ ظِلَّهُ ﷺ كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ، وَأَنَّهُ كَانَ نُوْرًا، فَكَانَ إِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ أَوِ الْقَمَرِ لَا يُنْظَرُ لَهُ ظِلٌّ (61).

امام سیوطی 'الخصائص الکبریٰ' میں روایت نقل فرماتے ہیں: حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، کیونکہ آپ ﷺ سراپا نور تھے۔ جب آپ ﷺ سورج یا چاند کی روشنی میں خرامِ ناز فرماتے تو آپ ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا۔

60. قَالَ الزُّرْقَانِيُّ: لَمْ يَكُنْ لَهَا ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ (62).

امام زرقانی فرماتے ہیں: سورج اور چاند کی روشنی میں بھی آپ ﷺ کا سایہ نہ ہوتا تھا۔

6. وَصْفُ رَأْسِهِ ﷺ وَشَعَرِهِ

﴿آپ ﷺ کا سرِ اَقدس اور موئے مبارک﴾

جس طرح قرآنِ مکتوب و مسطور کی ہر منزل، ہر سورت، ہر رکوع، ہر آیت، ہر لفظ، ہر حرف، ہر زیر، ہر زبر، ہر پیش، ہر جزم، ہر مد اور شد محفوظ ہے اور اس

(61) ذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 122، وابن شاهين في غاية السؤل في سيرة الرسول، 1/ 297.

(62) الزرقاني في شرح المواهب اللدنية، 5/ 524.

کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے لیا ہے، اسی طرح یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ قرآنِ ناطق نبی مکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک پہلو، ایک ایک عمل، ایک ایک ادا، ایک ایک انداز، ایک ایک قول،ایک ایک فعل، ایک ایک جملہ، ایک ایک طرزِ معاشرت و زندگی کے علاوہ آپ ﷺ کی وضع قطع، جسمِ مطہر کے ہر ہر عضو اور خد و خال کو بھی محفوظ رکھنے کے لیے اللہ نے اپنے پسندیدہ و چنیدہ اور برگزیدہ انسانوں کا انتخاب کیا۔ روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے گیسوئے مبارک خم دار تھے، وہ نہ تو مکمل طور پر گھنگریالے تھے نہ ہی بالکل سیدھے۔ اگر انہیں کنگھی مبارک سے سیدھا کیا جاتا تو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ کنگھی کرنے کے بعد آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں کو چوم رہے ہوتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی سیاہ زلفوں کے درمیان دو سفید کان یوں لگتے جیسے تاریکی میں دو روشن ستارے چمک رہے ہوں۔ آپ ﷺ کے موئے مبارک نہایت حسین و جمیل تھے۔ آپ ﷺ کے سر انور اور ڈاڑھی مبارک میں چودہ سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔ ایک دوسری روایت میں ان کی تعداد ۲۰ بتائی گئی ہے۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرخ حلے میں ملبوس نبی ﷺ سے زیادہ خوبصورت کوئی بھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال آپ ﷺ کے مبارک کندھوں پر پڑتے تھے۔

61. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ضَخْمَ الرَّأْسِ[63].

(63) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1/ 96، 127، الرقم/ 746، 1053، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 598،

حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک موزوں حد تک بڑا تھا۔

62. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَظِيْمَ الْهَامَةِ(64).

حضرت ہند بن ابی ہالہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔

63. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ ﷺ رَجِلًا، لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ(65).

الرقم/ 3637، والبزار في المسند، 2/ 118، الرقم/ 474، والحاكم في المستدرك، 2/ 662، الرقم/ 4194، والبخاري في التاريخ الكبير، 1/ 8، وأبو يعلى في المسند، 1/ 304، الرقم/ 370، والطيالسي في المسند، 1/ 24، الرقم/ 171، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 149، الرقم/ 1414.

(64) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36-38، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 277، 338، 344، 348، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، والهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

(65) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب الجعد، 5/ 2212، الرقم/ 5566، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب صفة شعر النبي ﷺ، 4/ 1819، الرقم/ 2338، وأحمد بن حنبل في المسند، 3/ 135، الرقم/ 12405، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب أخذ الشارب، 8/ 131،

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے گیسوئے مبارک خم دار تھے، وہ نہ تو مکمل طور پر گھنگریالے تھے، نہ ہی بالکل سیدھے تھے (بلکہ ان کے خم معتدل، مناسب اور موزوں تھے)۔

64. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ(66).

حضرت براء بن عازب ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے گیسو مبارک (اگر کنگھی سے سیدھے کیے جاتے تو) کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔

65. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: وَكَانَتْ جُمَّتُهُ ﷺ تَضْرِبُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ(67).

حضرت براء بن عازب ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی زلفیں (کنگھی سے سیدھا کرنے کی صورت میں) آپ ﷺ کے کانوں کی لَو کو چھوتی تھیں۔

الرقم/ 5053، وأبو يعلى في المسند، 5/ 233، الرقم/ 2847، وابن حبان في الصحيح، 14/ 201، الرقم/ 6291.

(66) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1303، الرقم/ 3358، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ وأنّه كان أحسن الناس وجهًا، 4/ 1818، الرقم/ 2337، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 281، الرقم/ 18496، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب في الرخصة في ذلك، 4/ 54، الرقم/ 4072، والترمذي في الشمائل المحمدية/ 30، الرقم/ 3.

(67) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 48، الرقم/ 26.

66. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ(68).

حضرت براء ﷺ ہی بیان کرتے ہیں: میں نے کسی دراز گیسو حسین کو سرخ پوشاک میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین اور وجیہ نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک (کنگھی سے سیدھا کیے جانے کی صورت میں) کندھوں کو چوم رہے ہوتے تھے۔

67. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ لَهُ ﷺ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ(69).

---

(68) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب الجعد، 5/ 2211، الرقم/ 5561، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ وأنّه كان أحسن الناس وجهًا، 4/ 1818، الرقم/ 2337، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 290، 300، الرقم/ 18581، 18688، وأبوداود في السنن، كتاب الترجل، باب ما جاء في الشعر، 4/ 81، الرقم/ 4183، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب اتخاذ الشعر، 8/ 133، الرقم/ 5060.

(69) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 6/ 108، الرقم/ 24812، وأبو داود في السنن، كتاب الترجل، باب ما جاء في الشعر، 4/ 82، الرقم/ 4187، والترمذي في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في الجمة واتخاذ الشعر، 4/ 233، الرقم/ 1755، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب اتخاذ الجمة والذوائب، 2/ 1200، الرقم/ 3635، والطبراني في المعجم الأوسط، 2/ 5، الرقم/ 1039، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 429، وابن عبد البر في التمهيد، 6/ 81.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کی زلفیں (کنگھی کے بعد) کانوں اور شانوں کے درمیان پہنچ جایا کرتی تھیں۔

68. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ذَا وَفْرَةٍ(70).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ موزوں زلفوں والے تھے۔

69. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَسَنَ الشَّعَرِ(71).

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک نہایت حسین و جمیل تھے۔

70. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ رضی اللہ عنہ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجِلَ الشَّعَرِ، إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهُ، فَرَّقَهَا وَإِلَّا فَلَا، يُجَاوِزُ شَعَرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرَ اللَّوْنِ(72).

---

(70) أخرجه ابن عساكر في السيرة النبوية، 3/ 149.

(71) أخرجه ابن عساكر في تهذيب تاريخ دمشق الكبير، 1/ 317، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 217.

(72) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36-38، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 277، 338، 344، 348، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، والهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

حضرت ہند بن اَبی ہالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک خم دار تھے۔ اگر سر کی مانگ نکل آتی تو مانگ نکال لیتے ورنہ انہیں بغیر مانگ نکالے ہی چھوڑ دیتے۔ آپ ﷺ کے بال کانوں کی لَو سے بڑھے ہوئے ہوتے۔ جب آپ ﷺ زلفیں بکھیرتے تو آپ کا رُخِ اَنور خوب روشن دکھائی دیتا تھا (جیسے رس بھری گھنگھور گھٹاؤں کے اوٹ سے نیرِ تاباں جلوہ پاش ہو)۔

71. سُئِلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ (73).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے حلیہ مبارک سے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کے بال مبارک گھنے سیاہ تھے۔

72. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَدِيْدَ سَوَادِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ (74).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر انور اور ریش مبارک کے بال گہرے سیاہ رنگ کے تھے۔

---

(73) أخرجه معمر بن راشد في الجامع، 11/ 259، الرقم/ 20490، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 275، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 127، وأيضًا في الشمائل الشريفة/ 27.

(74) أخرجه معمر بن راشد في الجامع، 11/ 259، الرقم/ 20490، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 275، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 127، وأيضًا في الشمائل الشريفة/ 27.

73. قَدْ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ ﷺ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ، لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ(75).

حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے بڑھاپے کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: آپ ﷺ جب سر انور میں تیل لگاتے تو بالوں میں ذرا برابر سفیدی معلوم نہ ہوتی۔ البتہ تیل نہ لگاتے تو پھر کچھ بالوں میں سفیدی معلوم ہوتی تھی۔

74. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: مَا كَانَ فِي رَأْسِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا شَعَرَاتٌ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ، إِذَا ادَّهَنَ، وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ(76).

حضرت جابر بن سمرہ ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سرِ انور میں بڑھاپے کے آثار نہ تھے، سوائے اِس کے کہ آپ ﷺ کی مانگ میں چند سفید بال تھے۔ جب آپ ﷺ بالوں میں تیل لگاتے تو تیل اُن بالوں کو چھپا لیتا تھا۔

75. عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ(77).

---

(75) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شيبه ﷺ، 4/ 1822، الرقم/ 2344.

(76) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5/ 90، الرقم/ 20872، وأيضا في، 5/ 92، الرقم/ 20896، والترمذي في الشمائل المحمدية، 1/ 59، الرقم/ 44، والطبراني في المعجم الكبير، 2/ 232، الرقم/ 1963، والحاكم في المستدرك، 2/ 664، الرقم/ 4202.

حضرت حریز بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بوڑھے (لگتے) تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ ﷺ کی ٹھوڑی کے صرف چند بال سفید ہو گئے تھے۔

76. وَقَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلِحْيَتِهِ، إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ(78).

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سرِ اَنور اور ڈاڑھی مبارک میں چودہ سے زیادہ سفید بال نہیں دیکھے۔

77. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً(79).

---

(77) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1302، الرقم/ 3353، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 187، الرقم/ 17708، وابن أبي شيبة في المصنف، 5/ 187، الرقم/ 25063.

(78) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 3/ 165، الرقم/ 12713، وعبد الرزاق في المصنف، 11/ 155، الرقم/ 20185، وابن حبان في الصحيح، 14/ 203، الرقم/ 6293، وعبد بن حميد في المسند، 1/ 372، الرقم/ 1243.

(79) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 2/ 90، الرقم/ 5633، وابن ماجه في السنن، كتاب اللباس، باب من ترك الخضاب، 2/ 1199، الرقم/ 3630، وابن حبان في الصحيح، 14/ 203، الرقم/ 6294.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صرف بیس بال سفید تھے۔

78. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْدِلُ نَاصِيَتَهُ سَدْلَ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ فَرْقَ الْعَرَبِ(80).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (شروع میں) حضور نبی اکرم ﷺ پیشانیِ اَقدس کے اوپر سامنے والے بال بغیر مانگ نکالے لٹکتے ہوئے چھوڑ دیتے تھے، جیسا کہ اہلِ کتاب بھی کیا کرتے تھے؛ لیکن بعد میں آپ ﷺ اس طرح مانگ نکالتے جیسے اہلِ عرب نکالا کرتے تھے۔

7. وَصْفُ جَبِيْنِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی جبیں مبارک﴾

اگر جسم ایک متنفس غزل ہے تو جبیں اس کا مطلعِ اوّل ہے۔ امامِ قبلتین، وسیلۂ دارین اور مالک حسنِ کونین ﷺ کی پیشانی مبارک روشن اور کشادہ تھی۔ شارحین اور علم القیافہ کے ماہرین اس پر متفق الرائے ہیں کہ 'کشادہ پیشانی حُسنِ خَلق پر دلالت کرتی ہے'۔ روایات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ نبیِ آخرالزماں ﷺ کشادہ پیشانی والے ہوں گے۔ صبحِ صادق یا شام کے اوقات میں آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا ان کی مجلس کی جانب

(80) أخرجه ابن حبان في الثقات، 7/ 34، الرقم/ 8879، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 8/ 437، الرقم/ 4545.

تشریف لاتے اور ان کی پہلی نگاہِ مشتاق آپ ﷺ کے وجیہ وصبیح اور جمیل چہرۂ مبارک پر پڑتی تو ان کی چشمِ جمال جُو کو آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کی طاق میں جگمگاتے چراغ کی طلائی لوئیں جھلملاتی دکھائی دیتیں۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ صرف آپ ﷺ کی جبینِ مبارک ہی مطلعِ اَنوار نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کی پیشانی سے ٹپکنے والے پسینہ مبارک سے بھی بارشِ اَنوار ہوتی۔

79. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ(81). وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه نَحْوُهُ(82).

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(81) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 37، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 338، 343، 348، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

(82) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 214، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، 6/ 17، والسيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 125.

80. وَعَنْهُ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ ﷺ أَجْلَى الْجَبِيْنِ إِذَا طَلَعَ جَبِيْنُهُ مِنْ بَيْنِ الشَّعَرِ، إِذَا طَلَعَ فِي فَلْقِ الصُّبْحِ أَوْ عِنْدَ طِفْلِ اللَّيْلِ أَوْ طَلَعَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ تَرَاءُوْا جَبِيْنَهُ كَأَنَّهُ ضَوْءُ السِّرَاجِ الْمُتَوَقِّدِ، قَدْ يَتَلَأْلَأُ(83).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی پیشانی مبارک جب بالوں کے درمیان میں سے نمودار ہوتی تو سب سے زیادہ روشن ہوتی، آپ ﷺ جب بھی صبح صادق یا شام کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس کی طرف تشریف لاتے تو انہیں آپ ﷺ کی پیشانی مبارک یوں دکھائی دیتی جیسے روشن چراغ چمک رہا ہے (یا جیسے نقرئی طاق میں کافوری شمعیں جھلملا رہی ہوں)۔

81. أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليه السلام: أَنَّهُ ﷺ الصَّلْتُ الْجَبِيْنِ(84).

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ وہ (آخری نبی ﷺ) کشادہ پیشانی والے ہوں گے۔

82. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كُنْتُ قَاعِدَةً أَغْزِلُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، فَجَعَلَ جَبِيْنُهُ يَعْرَقُ وَجَعَلَ عَرَقُهُ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا، فَبُهِتُّ، فَنَظَرَ إِلَيَّ رَسُوْلُ

---

(83) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 302، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 359.

(84) ذكره ابن عساكر في تهذيب تاريخ دمشق الكبير، 1/ 345، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 378، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، 2/ 78، أيضا في، 6/ 62.

اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ، بُهِتِّ؟ قُلْتُ: جَعَلَ جَبِيْنُكَ يَعْرَقُ، وَجَعَلَ عَرَقُكَ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا. وَلَوْ رَآكَ أَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ لَعَلِمَ أَنَّكَ أَحَقُّ بِشِعْرِهِ. قَالَ: وَمَا يَقُوْلُ أَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: يَقُوْلُ:

فَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى أَسِرَّةِ وَجْهِهِ
بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ(85)

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں سوت کات رہی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نعلین مبارک مرمت فرما رہے تھے۔ اچانک آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگا اور اس سے نور پھوٹنے لگا۔ میں اس (حسین) منظر سے نہال و بے خود ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم مبہوت سی ہوگئی ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپک رہا ہے اور پسینے سے نور پھوٹ رہا ہے۔ اگر (عرب کا مشہور شاعر) ابو کبیر ہذلی اِس وقت آپ کو دیکھ لیتا تو وہ جان جاتا (اور اقرار کرلیتا) کہ اس کے شعر کی اصل مصداق آپ ہی کی ذاتِ اکمل و احسن ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے عائشہ! ابو کبیر ہذلی کیا کہتا ہے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: وہ کہتا ہے:

(85) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، 7/ 422، الرقم/ 15204، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 2/ 46، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 13/ 252- 253، الرقم/ 7210، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 307-309، 59/ 424، والمزي في تهذيب الكمال، 28/ 319، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 76.

’جب تو اس کے چہرے کے (منوّر) نقوش دیکھے تو (تجھے محسوس ہو گا) گویا عارضِ تاباں ہے جو چمک رہا ہے‘۔

8. وَصْفُ حَاجِبَيْهِ ﷺ

حضور ﷺ کے مبارک اَبرو

حضور نبی اکرم ﷺ کے اَبرو مقدس اس حد تک باہم جڑے ہوئے اور ان کے درمیان فاصلہ اتنا کم تھا کہ بہ غور دیکھنے ہی سے محسوس ہوتا۔ آپ ﷺ کے ابرو مبارک باریک، خم دار، گھنے اور جدا جدا تھے۔ حضرت ہند ابی ہالہ فرماتے ہیں: ’آپ ﷺ کے ابرو مبارک خم دار، باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو جدا جدا تھے جو آپس میں ملتے نہیں تھے۔ ان کے درمیان ایک رگ تھی جو جلال کی حالت میں اُبھر جاتی تھی‘۔

83. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ، سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ، بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ(86).

(86) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 37، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 338، 343، 348، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اَبرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو حالتِ جلال میں نمایاں ہو جاتی تھی۔

84. وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ ﷺ دَقِيْقَ الْحَاجِبَيْنِ(87).

ایک روایت میں ہے کہ رسولِ مکرم ﷺ کے اَبرو مبارک نہایت باریک تھے۔

85. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقْرُوْنَ الْحَاجِبَيْنِ(88).

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ مکرم ﷺ کے اَبرو مقدس باہم جڑے ہوئے تھے۔

قَالَ الْحَلَبِيُّ: اَلْفُرْجَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ حَاجِبَيْهِ يَسِيْرَةً، لَا تَبِيْنُ إِلَّا لِمَنْ دَقَّقَ النَّظَرَ(89).

امام حلبی (دونوں روایات میں تطبیق بیان کرتے ہیں کہ) آپ ﷺ کے دونوں ابروؤں کے درمیان فاصلہ اتنا کم تھا کہ بغور دیکھنے سے ہی محسوس ہوتا تھا۔

---

(87) أخرجه أبو يعلى في المسند، 12/ 213، الرقم/ 6830، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 4/ 74، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 21.

(88) أخرجه ابن عساكر في السيرة النبوية، 1/ 245، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 412، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 22.

(89) الحلبي في السيرة الحلبية، 3/ 323.

9. وَصْفُ عَيْنَيْهِ ﷺ

حضور ﷺ کی چشمانِ مقدسہ

کس میں اتنا یارا ہے کہ آپ ﷺ کی چشمانِ مقدسہ کا حسن احاطۂ تحریر میں لا سکے۔ آپ ﷺ خود فرماتے ہیں: ' میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے'۔ آپ ﷺ کی آنکھیں سیاہ، بڑی اور طبعی طور پر سرمگیں تھیں اور ان میں سرخ رنگ کے ڈورے بھی تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سیاہ تھیں، جو خوب صورتی کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ رنگ کے ڈورے پڑے ہوئے تھے جو آنکھوں کی انتہائی خوبصورتی کی علامت ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کی پلکیں دراز اور بھنویں باریک اور گتھی ہوئی تھیں۔ شارحین کے نزدیک دراز پلکیں مردوں کے لیے قابلِ تعریف صفت ہے۔ پتلی مبارک گھنی سیاہ تھی۔ آپ ﷺ کی مقدس آنکھوں کا یہ اعجاز ہے کہ آپ ﷺ بہ یک وقت آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے، دن رات، اندھیرے اجالے میں یکساں دیکھا کرتے تھے(۹۰)۔

86. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: كَانَ ﷺ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ(۹۱).

---

(۹۰) ۱- زرقانی، شرح المواهب، 5 / 642

۲- سیوطی، الخصائص الکبری، ۱/ 16

(۹۱) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 599، الرقم/ 3638، وأيضًا في الشمائل المحمدية/ 33، الرقم/ 7، وابن

حضرت علی رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی چشمانِ مقدسہ سیاہ، اور پلکیں دراز تھیں۔

87. وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ، أَسْوَدَ الْحَدَقَةِ(92).وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مِثْلُهُ(93).

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کی پلکیں دراز تھیں اور آپ ﷺ کی چشمانِ مقدسہ کی پُتلیاں گہری سیاہ تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے

88. عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: فِي عَيْنَيْهِ ﷺ دَعَجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ وَطَفٌ(94).

أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31805، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 149، الرقم/ 1415، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 411، والنميري في أخبار المدينة، 1/ 319، الرقم/ 968، وابن عبد البر في الاستذكار، 8/ 331، وأيضًا في التمهيد، 3/ 29-30، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 261، وابن الجوزي في صفة الصفوة، 1/ 153، والفسوي في المعرفة والتاريخ، 3/ 303.

(92) أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، 2/ 316، الرقم/ 695، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 412، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 250، والفسوي في المعرفة والتاريخ، 3/ 299.

(93) أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، 3/ 19، الرقم/ 1717، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 214، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 269، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، 6/ 17، والسيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 125.

حضرت اُم معبد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی تھیں، جب کہ آپ ﷺ کی پلکیں دراز تھیں۔

89. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ(95).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں سرخ رنگ کے ڈورے تھے۔

90. وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ: أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ(96).

---

(94) أخرجه الحاكم في المستدرك، 3/ 10، الرقم/ 4274، والطبراني في المعجم الكبير، 4/ 49-50، الرقم/ 3605، وابن حبان في الثقات، 1/ 125-126، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 230-231، وابن عبد البر في الاستيعاب، 4/ 1958-1959، الرقم/ 4215، وابن الجوزي في صفة الصفوة، 1/ 139، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 279.

(95) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة فم النبي ﷺ وعينيه وعقبيه، 4/ 1820، الرقم/ 2339، وأحمد بن حنبل في المسند، 5/ 86، 88، 97، 103، الرقم/ 20831، 20848، 20950، 21024، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في صفة النبي ﷺ، 5/ 603، الرقم/ 3647، وأيضًا في الشمائل المحمدية/ 38-39، الرقم/ 9، وابن حبان في الصحيح، 14/ 199، الرقم/ 6288، والحاكم في المستدرك، 2/ 662، الرقم/ 4195.

(96) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5/ 97، الرقم/ 20955، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في صفة النبي ﷺ، 5/ 603، الرقم/ 3645، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31806، وأبو يعلى في المسند،

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھتا تو سمجھتا شاید آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے، حالانکہ سرمہ لگا ہوا نہ ہوتا تھا (یعنی چشمانِ مقدسہ طبعی طور پر ہی اِس قدر سرمگیں تھیں)۔

٩١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: فَيَقُوْلُ أَبُوْ طَالِبٍ: وَيُصْبِحُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، دَهِيْنًا كَحِيْلًا(97).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کہا کرتے تھے: جب بھی رسول اللہ ﷺ بیدار ہوتے ہیں، آپ ﷺ کے سرِ انور میں تیل اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوتا ہے۔

١٠. وَصْفُ بَصَرِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی بصارت مبارک﴾

صاحبِ قابَ قوسین ﷺ اور صاحبِ ما زاغَ کی اس بصارت کا بیان انسان کے بس کی بات نہیں جس نے براہِ رست صاحبِ عرشِ عظیم رب ذو الجلال کا مشاہدہ کیا اور اس سے مکالمہ کیا۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: 'بے شک اللہ تعالیٰ نے

١٣/ ٤٥٣، الرقم/ ٧٤٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٢٤٤، الرقم/ ٢٠٢٤، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٦٢، الرقم/ ٤١٩٦.

(97) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ ١٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٨٦، وذكره ابن الجوزي في المنتظم، ٢/ ٢٨٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/ ٢٨٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ١٤١، والحلبي في السيرة الحلبية، ١/ ١٨٩، والملا علي القاري في جمع الوسائل، ١/ ٣١.

زمیں کو سمیٹ کر میرے قریب کردیا ہے اور میں اس کے مشارق و مغارب کو دیکھتا ہوں'۔ روایات اور احادیثِ صحیحہ میں آتا ہے کہ آپ ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھتے جس طرح دن کے اجالے میں۔

92. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ، مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي(98).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا چہرہ اس سمت (یعنی قبلہ رُخ) ہے؟ بخدا! مجھ سے نہ تمہارے دلوں کی حالت اور ان کا خشوع و خضوع پوشیدہ ہے اور نہ ہی تمہارے ظاہری رکوع، میں تمہیں عقب سے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔

93. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ. فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي(99).

---

(98) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، 1/ 161، الرقم/ 408، وفي كتاب الأذان، باب الخشوع في الصلاة، 1/ 259، الرقم/ 708، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، 1/ 259، الرقم/ 424، وأحمد بن حنبل في المسند، 2/ 303، 365، 375، الرقم/ 8011، 8756، 8864.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ تم رکوع، سجود، قیام اور نماز کے اختتام پر سلام پھیرنے میں مجھ پر پہل نہ کیا کرو۔ بے شک میں تمہیں سامنے اور پسِ پشت یکساں طور پر دیکھتا ہوں۔

94. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرَى بِاللَّيْلِ فِي الظُّلْمَةِ كَمَا يَرَى بِالنَّهَارِ مِنَ الضَّوْءِ(١٠٠).

حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کی تاریکی میں بھی اُسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اُجالے میں۔

95. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ(١٠١).

---

(99) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما، 1/ 320، الرقم/ 426، وأحمد بن حنبل في المسند، 3/ 102، الرقم/ 12016، وابن خزيمة في الصحيح، 3/ 47، الرقم/ 1602، وابن أبي شيبة في المصنف، 2/ 117، الرقم/ 7156، وأبو يعلى في المسند، 7/ 41، الرقم/ 3952، والبيهقي في السنن الكبرى، 2/ 91، الرقم/ 2423.

(100) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 6/ 75، وذكره الهندي في كنز العمال، 7/ 60، الرقم/ 18519، والمناوي في فيض القدير، 5/ 214، والسيوطي في الخصائص الكبرى 1/ 104، وأيضًا في الشمائل الشريفة/ 304، الرقم/ 558، والحلبي في السيرة الحلبية، 3/ 386، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 24، وابن الملقن في غاية السول في خصائص الرسول ﷺ/ 299.

حضرت ابو ذر غفاری ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

96. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا(102).

حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ کر میرے قریب کر دیا ہے اور میں اس کے مشارق اور مغارب کو یکساں دیکھتا ہوں۔

---

(101) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في قول النبي ﷺ: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا، 4/ 556، الرقم/ 2312، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، 2/ 1402، الرقم/ 4190، والحاكم في المستدرك، 4/ 587، الرقم/ 8633، والبيهقي في السنن الكبرى، 7/ 52، الرقم/ 13115، وأيضًا في شعب الإيمان، 1/ 484، الرقم/ 783، والديلمي في مسند الفردوس، 1/ 77-78، الرقم/ 233.

(102) أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، 4/ 2215، الرقم/ 2889، وأحمد بن حنبل فى المسند، 5/ 278، الرقم/ 22448، 22505، وأبو داود فى السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، 4/ 97، الرقم/ 4252، والترمذى فى السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء فى سوال النبي ﷺ ثلاثا فى أمته، 4/ 472، الرقم/ 2176.

١١. وَصْفُ أَنْفِهِ ﷺ

حضور ﷺ کی بینی (ناک) مبارک

حضور نبی اکرم ﷺ کی ناک کا بانسہ بلند اور باریک تھا، دیکھنے والے کو یوں لگتا گویا نور کا منبع ہے۔ اس پر ہر وقت نور کی ڈلکیں ضَو فشاں رہتیں۔ بہ ظاہر تو ناک کے بارے میں یہ کہاجاتا ہے کہ یہ جسم انسانی کا وہ آلہ ہے جس کو قدرت نے سانس لینے اور سونگھنے کی حس اور قوت عطا کی ہے۔ اس کا بنیادی کام پھیپھڑوں کو گرم، مرطوب اور صاف ستھری ہوا فراہم کرنا ہے لیکن آقاے کائنات ﷺ کی بینی مبارک آپ ﷺ کے روئے انور کے جلال و جمال کو اِعجاز آفریں کشش عطا کرتی تھی۔

97. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَقْنَى الْعِرْنِيْنِ، لَهُ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ، يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ (١٠٣).

(١٠٣) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155، الرقم/ 414، وأيضًا في أحاديث الطوال، 1/ 245، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 155، الرقم/ 1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 338، 343، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

حضرت ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بینی مبارک بلند تھی اور اُس پر نور جھلکتا رہتا تھا۔ جو غور سے نہ دیکھتا وہ سمجھتا کہ آپ ﷺ کی ناک مبارک ہی اس قدر بلند ہے۔

98. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دَقِيْقَ الْعِرْنِيْنِ (104).

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بینی مبارک قدرے باریک تھی۔

12. وَصْفُ خَدَّيْهِ ﷺ

حضور ﷺ کے رُخسار مبارک

آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی جلد غایت درجہ نرم و نازک، آب دار و تاب دار تھی۔ آپ ﷺ نرم و گداز رُخساروں والے تھے۔ ان پر ہمہ وقت تازگی اور بشاشت کی کلیاں چٹکتی محسوس ہوتیں۔ آپ ﷺ کے رُخسار مباک نہ بہت ابھرے ہوئے تھے اور نہ بہت دھنسے ہوئے۔ کمالِ اعتدال اور جمالِ توازن کا شہ کار تھے۔ ایک عاشق رسول کے بقول 'ان میں ایسی سرخی تھی کہ گلاب کو پسینہ آجائے، ایسی چمک تھی کہ چاند بھی شرما جائے، ایسا گداز تھا کہ شبنم بھی پانی بھرتی دکھائی دے اور ایسی نرماہٹ تھی کہ کلیوں کو بھی حجاب آئے'۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نگاہیں جب آپ ﷺ کے پُرکشش سرخ و سفید رُخساروں کی زیارت کرتیں تو ان کی شیفتگی و فریفتگی لائقِ رشک حد تک بڑھ جاتی۔ ان میں سے ہر ایک بے ساختہ

---

(104) ذكره السيوطي في الخصائص الكبرى/ 128، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 29.

عشق و محبت کے جذبات سے کیف و نشاط حاصل کرکے پکار اٹھتا: فِدَاكَ أُمِّي وَأَبِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ (یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں)۔

99. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ(105).

حضرت ہند بن ابی ہالہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے رُخسار مبارک ہموار تھے۔

وَقِيْلَ: لَيْسَ فِي خَدَّيْهِ نُتُوْءٌ وَارْتِفَاعٌ، أَرَادَ أَنَّ خَدَّيْهِ ﷺ أَسِيْلَانِ، قَلِيْلُ اللَّحْمِ رَقِيْقُ الْجِلْدِ(106).

اور کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے رُخسار مبارک میں غیر موزوں بلندی نہ تھی، اور یہ کہ آپ ﷺ کے رُخسار مبارک پر گوشت کم تھا اور اُن کی جلد نرم تھی۔

100. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبْيَضَ الْخَدِّ(107). وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ مِثْلُهُ(108).

---

(105) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 155، الرقم/ 1430.

(106) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 155، الرقم/ 1430.

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے رُخسار مبارک نہایت ہی چمک دار تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

13. وَصْفُ أَسْنَانِهِ ﷺ

حضور ﷺ کے دندانِ مقدس

آقائے کائنات ﷺ کے دندان مقدس گویا سفید رنگ کے موتیوں کی لڑی کی طرح تاب دار تھے۔ چشمِ جن و انس ہو یا چشمِ ملک و فلک، کسی نے بھی آپ ﷺ کے دندان مبارک سے زیادہ چمک دار اور خوب صورت دانت نہ دیکھے۔ آپ ﷺ کے سامنے والے دانتوں کے درمیان موزوں و مناسب فاصلہ تھا، جس سے ہر وقت نور کی سلسبیل رواں رہتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے کہ آپ ﷺ جب تبسم فرماتے تو دندان مبارک بجلی اور اولوں کی طرح چمکتے۔

١٠١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا (١٠٩).

---

(١٠٧) ذكره الصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 29.

(١٠٨) ذكره الصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 29.

(١٠٩) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطلاق، باب في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن، 2/ 1107، الرقم/ 1479، وابن حبان في الصحيح، 14/ 200، الرقم/ 6290، الرقم/ 4188، وأبو يعلى في المسند، 1/ 152، الرقم/ 164،

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور آپ ﷺ کے دندان مبارک سب لوگوں سے بڑھ کر خوب صورت اور چمک دار تھے۔

١٠٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ، إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ(١١٠).

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے والے دانتوں کے درمیان موزوں فاصلہ تھا۔ جب آپ ﷺ کلام فرماتے تو یوں محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ کے سامنے والے دندان مبارک سے نور پھوٹ رہا ہے۔

١٠٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ ﷺ حَسَنَ الثَّغْرِ(١١١).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کے دندان مبارک نہایت خوبصورت اور موزوں تھے۔

والبزار في المسند، ١/ 304، الرقم/ ١95، وأبو عوانة في المسند، 3/ ١65، الرقم/ 4572، وابن عبد البر في الاستيعاب، 4/ ١5١6.

(١١٠) أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب في حسن النبي ﷺ، ١/ 44، الرقم/ 58، والترمذي في الشمائل المحمدية/ 4١، الرقم/ ١5، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ 235، الرقم/ 767، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/ 2١5، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠/ 69١، والنبهاني في الأنوار المحمدية/ ١99.

(١١١) أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب إذا التفت التفت جميعًا/ 395، الرقم/ ١١55، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ١25، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 30.

١٠٤. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ ﷺ مُفْلَجَ الأَسْنَانِ، دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ(١١٢).

حضرت ہند بن ابی ہالہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دندان مقدسہ میں باریک باریک ریخیں تھیں (یعنی ان کے درمیان نہ زیادہ فاصلہ تھا اور نہ ہی وہ بالکل جڑے ہوئے تھے) اور وہ باریک آب دار موتیوں کی طرح چمک دار تھے۔

١٠٥. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: كَانَ ضَحِكُهُ ﷺ التَّبَسُّمَ، يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ(١١٣).

حضرت ہند بن ابی ہالہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا مسکرانا دل کش تبسم ہوتا تھا (یعنی صرف تبسم فرماتے، قہقہہ نہ لگاتے تھے)۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک اَولوں کی طرح چمک دار تھے۔

---

(١١٢) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36-38، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 277، 338، 344، 348، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، والهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

(١١٣) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 185، الرقم/ 226، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 423، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 345، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 277.

106. عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَنْ مِثْلِ سَنَا الْبَرْقِ، وَعَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ، إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَايَاهُ(114).

حضرت حکیم بن حزام ﷺ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تبسم فرماتے تو دندانِ مبارک بجلی اور بارش کے اَولوں کی طرح چمکتے تھے۔ جب گفتگو فرماتے تو ایسے دکھائی دیتا جیسے سامنے کے دندان مبارک سے نور نکل رہا ہے۔

107. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: كَانَ ﷺ بَرَّاقَ الثَّنَايَا(115).

حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک بجلی کی طرح نہایت چمک دار تھے۔

108. قَالَ الْبُوْصِيْرِيُّ:

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِي صَدَفٍ
مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

(114) أخرجه القاضي عياض في الشفا/ 39، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى/ 131.

(115) ذكره النبهاني في الأنوار المحمدية/ 199، وابن كثير في البداية والنهاية، 6/ 18، والسيوطي في الخصائص الكبرى/ 129.

امام بوصیری کہتے ہیں: آپ ﷺ کے دندان مبارک سیپ (کی آغوش) میں پنہاں چمک دار موتیوں کی طرح تھے جو آپ ﷺ کی معدنِ نطق اور معدنِ تبسم میں سے تھے۔

14. وَصْفُ صَوْتِهِ ﷺ

حضور ﷺ کی آواز مبارک

آپ ﷺ کی آوازمبارک میں لاثانی وقار اور عدیم المثال خطیبانہ دبدبہ اور فصیحانہ طنطنہ تھا۔ ہوتا بھی کیوں ناں کہ آپ ﷺ اَفصح العرب اور اَفصح الناس تھے۔ آپ ﷺ کے لہجے میں دلوں میں اُترجانے اور روحوں میں سما جانے والی دل کشی تھی۔ آپ ﷺ نے جب خطبہ حجۃ الوداع دیا تو دور و نزدیک موجود ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے ایسے سنا کہ آپ ﷺ ان میں سے ہر ایک سے مخاطب ہوں۔ ایک ایک لفظ ان کی سماعتوں سے ہوتا ہوا ان کے قلوب واَذہان کی اَلواح پر مرتسم ہوتا چلا گیا۔ یہ آپ ﷺ کی آواز کی دل نشینی اوردل پذیری تھی کہ آپ ﷺ کا ہر قول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کی انگشتریوں میں نگینوں کی طرح جڑ جاتا۔ پھر ایک لفظ کی تقدیم و تاخیر کے بغیروہ آنے والی نسلوں کو منتقل کرتے۔

١٠٩. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿وَٱلتِّينِ وَٱلزَّيْتُونِ﴾ فِي الْعِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً(١١٦).

حضرت براء بن عازب ﷺ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو نمازِ عشاء میں سورۃ التین کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا، اور میں نے کسی کو آپ ﷺ سے زیادہ خوش اِلحان اور اچھی قراءت کرنے والا نہیں پایا۔

١١٠. عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ﷺ، قَالَتْ: وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ(١١٧).

حضرت اُم معبد ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی آواز میں وقار اور دبدبہ تھا۔

١١١. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَسَنَ النَّغْمَةِ(١١٨).

حضرت جبیر بن مطعم ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آواز اور لہجے میں خوبصورت نغمگی تھی۔

---

(١١٦) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب القراءة في العشاء، ١/ 266، الرقم/ 735، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، ١/ 339، الرقم/ 464، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 302، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، ١/ 273، الرقم/ 835.

(١١٧) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 4/ ٥٠، الرقم/ 3605، والحاكم في المستدرك، 3/ ١٠، الرقم/ 4274، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ 231.

(١١٨) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 4/ ٥٠، الرقم/ 3605، والحاكم في المستدرك، 3/ ١٠، الرقم/ 4274، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/ 231.

112. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ ﵁، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمِنًى، فَفَتَحَ اللهُ أَسْمَاعَنَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا(119).

حضرت عبد الرحمن بن معاذ ﵁ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منٰی میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان ایسے کھول دیے کہ جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے تھے ہم (دور و نزدیک) اپنے اپنے ٹھکانوں پر موجود ہو کر بھی اس خطبۂ مبارک کے ایک ایک لفظ کو بتمام و کمال حرف بہ حرف سن رہے تھے۔

15. وَصْفُ أُذُنَيْهِ وَسَمَاعَتِهِ ﷺ

حضور ﷺ کے گوش اور سماعت مبارک

دیگر اَعضاے مبارکہ کی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے گوش مبارک بھی مثالی تھے، اور سماعت مبارک بھی یگانہ تھی۔ اَعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے کیا خوب فرمایا ہے:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(119) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب ما يذكر الإمام في خطبته بمنى، 2/ 198، الرقم/ 1957، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب ما ذكر في منى، 5/ 249، الرقم/ 2996، والبيهقي في السنن الكبرى، 5/ 138، الرقم/ 9390، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 2/ 185.

113. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَامَّ الْأُذُنَيْنِ (120).

حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گوش مبارک نہایت خوب صورت اور متناسب تھے۔

114. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، قَالَتْ: وَكَانَ ﷺ رُبَّمَا جَعَلَهُ غَدَائِرَ أَرْبَعٍ تَخْرُجُ الْأُذُنُ الْيُمْنَى مِنْ بَيْنِ غَدِيْرَتَيْنِ يَكْتَنِفَانِهَا، وَتَخْرُجُ الْأُذُنُ الْيُسْرَى مِنْ بَيْنَ غَدِيْرَتَيْنِ يَكْتَنِفَانِهَا، وَتَخْرُجُ الْأُذُنَانِ بِبَيَاضِهَا مِنْ بَيْنِ تِلْكَ الْغَدَائِرِ كَأَنَّهُمَا تُوْقَدُ الْكَوَاكِبُ الدُّرِّيَّةَ بَيْنَ سَوَادِ شَعَرِه (121).

حضرت عائشہ ﷺ فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کبھی اپنے مبارک بالوں کو چار حصوں میں تقسیم فرما دیتے، ایک طرف کے دو حصوں میں دایاں گوش مبارک نمایاں ہوتا جسے بالوں نے گھیرا ہوتا اور دوسرے دو حصوں میں سے بایاں گوش مبارک نمایاں ہوتا جسے بالوں نے گھیرا ہوا ہوتا، اور ان بالوں میں گوش مبارک اپنی سفیدی کے ساتھ ایسے نمایاں ہوتے جیسے سیاہ بالوں میں روشن ستارے چمک رہے ہوں۔

115. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ (122).

---

(120) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 1 / 413، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، 6/ 16، والسيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 128.

(121) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3 / 357.

(122) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في قول النبي ﷺ: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا، 4/ 556، الرقم/ 2312، وابن ماجه في السنن، كتاب

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جو کچھ دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے (یعنی وہ تمہاری بصارت کے حیطۂ اِدراک و اِحساس میں نہیں آسکتا)، اور میں جو کچھ سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے (کیونکہ تمہاری قوتِ سماعت میں اُتنی طاقت و سکت نہیں کہ اُسے سن سکے)۔

16. وَصْفُ لِحْيَتِهِ ﷺ

حضور ﷺ کی ڈاڑھی مبارک

آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک انتہائی خوبصورت، گھنی، کنپٹی سے کنپٹی تک بھرپور، سینے کو بھرے ہوئی اور سیاہ رنگ کی تھی۔ صرف دونوں کنپٹیوں اور ٹھوڑی میں کچھ بال سفید تھے باقی پوری ڈاڑھی اور بال کالے رنگ کے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں سفید بالوں کی تعداد بارے میں مختلف روایات ہیں جن کا تعلق مختلف اَزمان و اَوقات سے ہے۔ بہر طور سفید بالوں کی کل تعداد تقریباً بیس (۲۰) تھی۔ حضرت حریز بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ بوڑھے (لگتے) تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ ﷺ کی ٹھوڑی

الزهد، باب الحزن والبكاء، 2/ 1402، الرقم/ 4190، والحاكم في المستدرك، 4/ 587، الرقم/ 8633، والبيهقي في السنن الكبرى، 7/ 52، الرقم/ 13115، وأيضًا في شعب الإيمان، 1/ 484، الرقم/ 783، والديلمي في مسند الفردوس، 1/ 77-78، الرقم/ 233.

کے صرف چند بال سفید ہو گئے تھے(123)۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کی روح قبض کی گئی اس حال میں کہ آپ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں چودہ بال بھی سفید نہ تھے(124)۔ آپ ﷺ اپنی ریش مبارک کو طول و عرض سے تراشا کرتے تھے۔

116. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَثِيْرَ شَعَرِ اللِّحْيَةِ(125).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے بال گھنے تھے۔

117. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَثَّ اللِّحْيَةِ(126).

---

(123) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1302، الرقم/ 3353، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 187، الرقم/ 17708، وابن أبي شيبة في المصنف، 5/ 187، الرقم/ 25063.

(124) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 3/ 165، الرقم/ 12713، وعبد الرزاق في المصنف، 11/ 155، الرقم/ 20185، وابن حبان في الصحيح، 14/ 203، الرقم/ 6293، وعبد بن حميد في المسند، 1/ 372، الرقم/ 1243.

(125) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب شيبه ﷺ، 4/ 1823، الرقم/ 2344، وأحمد بن حنبل في المسند، 5/ 104، الرقم/ 21036، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31807، وابن حبان في الصحيح، 14/ 206، الرقم/ 6297، وأبو يعلى في المسند، 13/ 451، الرقم/ 7456، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 151، الرقم/ 1419.

حضرت براء ﷺ بھی یہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک گھنی تھی۔

118. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: كَانَ ﷺ أَسْوَدَ شَعَرِ اللِّحْيَةِ(127).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے بال سیاہ تھے۔

119. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا(128).

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی رِیش مبارک کو طول و عرض سے تراشا کرتے تھے۔ (آپ ﷺ اس کی آرائش کا

---

(126) أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزينة، باب اتخاذ الجمة، 8/ 183، الرقم/ 5232، وأيضًا في السنن الكبرى، 5/ 412، الرقم/ 9328، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 282.

(127) أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب إذا التفت التفت جميعًا/ 395، الرقم/ 1155، والبيهقي في دلائل النبوة، 1/ 217، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 280، والسيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 125، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 30.

(128) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الأخذ من اللحية، 5/ 94، الرقم/ 2762، وذكره العسقلاني في فتح الباري، 10/ 350، والزرقاني في شرح الموطأ، 4/ 426، والسيوطي في الجامع الصغير، 1/ 263، وأيضًا في الشمائل الشريفة، 1/ 263.

باقاعدگی سے اہتمام کرتے تھے تاکہ ریش مبارک کی تزئین اسے دیکھنے والوں کے لیے دیدہ زیب بنادے۔)

17. وَصْفُ عُنُقِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی گردن مبارک﴾

رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک بہت ہی خوب صورت، حسین اور معتدل تھی۔نہ زیادہ لمبی اور نہ چھوٹی تھی۔ اس کا وہ حصہ جو دھوپ اور ہوا میں کھلا رہتا وہ اس قدر چمک دار تھا گویا چاندی کی صراحی جس میں سونے کی آمیزش ہو۔ نیز حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی گردن کا جو حصہ کپڑے نے ڈھانپا ہوتا تھا وہ ایسے لگتا تھا گویا پسِ پردہ ماہِ نیم ماہ چمک رہا ہے۔

120. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ، قَالَ: كَأَنَّ عُنُقَهُ ﷺ جِيْدُ دُمْيَةٍ، فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ(129).

(129) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 155، الرقم/ 1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 338، 344، 348، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی گردن مبارک خوبصورت مورتی کی طرح تراشی ہوئی اور چاندی کی طرح صاف وشفاف تھی۔

121. عَنْ عَاتِكَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنها، قَالَتْ: وَكَانَ ﷺ أَحْسَنَ عِبَادِ اللهِ عُنُقًا، لَا يُنْسَبُ إِلَى الطُّوْلِ وَلَا إِلَى الْقَصْرِ، مَا ظَهَرَ مِنْ عُنُقِهِ لِلشَّمْسِ وَالرِّيَاحِ، فَكَأَنَّهُ إِبْرِيْقُ فِضَّةٍ، يَشُوْبُ ذَهَبًا، يَتَلَأْلَأُ فِي بَيَاضِ الْفِضَّةِ وَحُمْرَةِ الذَّهَبِ، وَمَا غَيَّبَتِ الثِّيَابُ مِنْ عُنُقِهِ مَا تَحْتَهَا فَكَأَنَّهُ الْبَدْرُ(130).

حضرت عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں حضور نبی اکرم ﷺ سب سے خوبصورت گردن والے تھے، جو نہ زیادہ طویل تھی اور نہ زیادہ چھوٹی۔ دھوپ یا ہوا میں گردن کا ظاہر ہونے والا حصہ چاندی کی اس صراحی کی مانند لگتا تھا جس میں سونا ملایا گیا ہو اور اس میں چاندی کی سفیدی اور سونے کی سُرخی چمک رہی ہو۔ گردن کے جس حصے کو کپڑے نے ڈھانپا ہوتا تھا وہ ایسے لگتا گویا (پس پردہ) چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔

---

(130) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 304، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 361، وذكره الصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 43.

18. وَصْفُ كَتِفَيْهِ ﷺ وَإِبْطَيْهِ

حضور ﷺ کے مبارک شانے اور بغلیں

فخرِ موجودات حضور سرورِ کائنات ﷺ کے جسمِ اَطہر کا ایک ایک عضو اتنا حسین و جمیل اور رعنائی و زیبائی کا مرقع ہے کہ اس کی تحسین و تعریف اور توصیف و ثناء کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔ آپ ﷺ کے شانوں اور کلائیوں پر قدرے بال تھے۔ حضورِ اقدس ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت تھی۔ یہ بظاہر سرخی مائل اُبھرا ہوا گوشت تھا۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت کو دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مقدار میں سرخ اُبھرا ہوا ایک غدود تھا؛ یعنی مہر نبوت ایک چمکتا ہوا نور تھا۔ راویوں نے اس کی ظاہری شکل و صورت اور مقدار کو کبوتر کے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ آپ ﷺ نے دستِ دعاء بلند کیے اور کس حد تک بلند کیے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کی بغل مبارک کے نیچے سے سفیدی کی طرح نور دیکھا۔

122. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوْعًا، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ(131).

(131) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1303، الرقم/ 3358، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ وأنّه كان أحسن الناس وجهًا، 4/ 1818، الرقم/ 2337، وأحمد بن

حضرت براء بن عازب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ میانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔

123. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَظِيْمَ مُشَاشِ الْمَنْكِبَيْنِ(132).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کندھے مبارک (موزونیت کے ساتھ) اُبھرے ہوئے تھے۔

124. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ(133).

حنبل في المسند، 4/ 281، الرقم/18496، والترمذي في الشمائل المحمدية/ 30، الرقم/ 3.

(132) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 241، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 271، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، 6/ 19، والسيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 126.

(133) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب رفعِ الأيدي في الدّعاء، 5/ 2335، وأيضًا في كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يده في الاستسقاء، 1/ 349، الرقم/ 984، وأيضًا في كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1307، الرقم/ 3372، وذكره الزرقاني في شرح المواهب اللدنية، 5/ 460.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (دعا کے لیے) ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغل مبارک کے نیچے سے سفیدی کی طرح نور دیکھا۔

19. وَصْفُ ذِرَاعَيْهِ ﷺ

حضور ﷺ کی کلائیاں مبارک

صحابۂ کرام ﷺ کا طائفہ مقدسہ یقیناً خوش بخت و خوش طالع تھا کہ انہیں ربِ کریم نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کی زیارت، رفاقت، معیت، اطاعت، متابعت اور صحبت کے لیے منتخب کیا۔ اس خوش بختی اور خوش طالعی کا حق ادا کرنے میں انہوں نے بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کے وجودِ اَطہر کو نگاہِ محبت سے بہ غور دیکھا، آپ ﷺ کی ایک ایک ادا اور ایک ایک عطاء کو قلب و نظر کے سفینے میں محفوظ کیا اور بعد میں آنے والوں تک کمال محبت و دیانت کے ساتھ پہنچایا۔

125. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَبْطَ الْقَصَبِ(134).

(134) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 22/ 156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 155، الرقم/1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک کلائیوں اور پنڈلیوں کی ہڈیاں مناسب طوالت والی تھیں۔

126. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَظِيْمَ السَّاعِدَيْنِ(135).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک کلائیاں کشادہ تھیں۔

20. وَصْفُ يَدَيْهِ ﷺ وَكَفَّيْهِ وَأَصَابِعِهِ

حضور ﷺ کے مبارک ہاتھ، ہتھیلیاں اور اُنگلیاں

آپ ﷺ اقلیمِ خوبی و محبوبی ۔۔۔ کشورِ حسن و جمال ۔۔۔ اور ۔۔۔ ریاستِ رعنائی و زیبائی کے بلاشرکت غیرے و احد فرماں روائے ابدی و سرمدی تھے۔ آپ ﷺ کی دل کش اور حسین و جمیل اُنگلیوں کی طوالت توازن و اعتدال کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ انگلیوں کی ہر پور نو تراشیدہ چاندی کی ڈلی کی مانند دمکتی تھی۔ آپ ﷺ کی ہتھیلیاں گل ہائے نو شگفتہ کی پنکھڑیوں کی طرح نرم و نازک تھیں۔ ان کی لطافت و نفاست اطلسی و حریری تھی۔ آپ ﷺ کے ہاتھوں کے ایک ایک مسام سے مشک و عنبر کے سوتے پھوٹتے۔ جس وجود کو بھی آپ ﷺ کے دستِ مبارک کا لمس چھو جاتا وہ معنبر و معطر اور مشک افشاں ہوجاتا۔ یہ دستِ مبارک دستِ

(135) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 415، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، 6/ 19.

کرم بھی تھا اور دستِ جود و سخا بھی۔ آپ ﷺ جب کسی بھی صحابی سے مصافحہ فرماتے تو اس کے ہاتھ دن بھر خوشبوؤں کی لپٹوں کے ہالے میں رہتے۔ جس بھی بچے کے سر پر آپ ﷺ اپنا دستِ اقدس و شفقت پھیر دیتے، وہ خوشبو میں تمام بچوں میں ممتاز ہو جاتا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز ظہر ادا کی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی نکلے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر چھوٹے چھوٹے بچے وفورِ محبت میں بے تابانہ آپ ﷺ کی طرف لپکے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر اپنا دستِ رحمت پھیرنا شروع کیا۔ جب حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سامنے آئے تو ان کے رخسار کو بھی آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے چھوا اور تھپتھپایا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گالوں پر آپ ﷺ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک محسوس کی اور ایسی خوشبو آئی کہ گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کسی عطر فروش کی صندوقچی میں سے نکالا ہے۔ آپ ﷺ کی انگشتانِ مبارک مناسب و موزوں لمبی اور چاندی کی ڈلیوں کی طرح خوبصورت تھیں اور ہتھیلیاں فراخ اور ریشم سے بھی زیادہ نرم تھیں۔

127. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ، فَيَمْسَحُوْنَ بِهِمَا وُجُوْهَهُمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ(136).

(136) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، 3/ 1304، الرقم/ 3360، وأحمد بن حنبل في المسند، 4/ 309، الرقم/ 18789، والدارمي في السنن، كتاب الصلاة، باب إعادة الصلوات في

حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ (ایک واقعہ کے ضمن میں) بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس (اپنے ہاتھوں میں) پکڑ کر اپنے اپنے چہروں پر (تبرّکًا) ملنے اور پھیرنے لگے۔ میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ اقدس (اپنے ہاتھوں میں) پکڑ کر اپنے چہرے پر پھیرا۔ آپ ﷺ کا دستِ اَطہر برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے کہیں زیادہ خوشبودار تھا۔

128. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اشْفِ سَعْدًا، وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ. فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي فِيْمَا يُخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ(137).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے میری پیشانی پر اپنا دستِ مبارک رکھا، پھر اپنا دستِ اقدس میرے چہرے اور سینے پر پھیرا۔ اُس کے بعد یوں دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اِس کی ہجرت کو پایہ تکمیل

الجماعة بعد ما صلى في بيته، 1/ 366، الرقم/ 1367، وابن خزيمة في الصحيح، 3/ 67، الرقم/ 1638، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 115، الرقم/ 294.

(137) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب وضع اليد على المريض، 5/ 2142، الرقم/ 5335، وأيضًا في الأدب المفرد/ 176، الرقم/ 499، وأحمد بن حنبل في المسند، 1/ 171، الرقم/ 1474، والنسائي في السنن الكبرى، 4/ 67، الرقم/ 6318، والبزار في المسند، 4/ 42، الرقم/ 1204، والمقدسي في الأحاديث المختارة، 3/ 212، الرقم/ 1013.

تک پہنچا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اُس وقت سے اب تک جب بھی مجھے اس لمحہ کا خیال آتا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک میں اپنے قلب و جگر کے اندر محسوس کرتا ہوں۔

١٢٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُوْلَى، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي، قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ(١٣٨).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ ظہر ادا کی، پھر آپ ﷺ اپنے دولت کدے کی طرف تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ چلتا گیا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے اُن میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسے محسوس کی جیسے آپ ﷺ نے اُسے ابھی عطار کے ڈبے سے نکالا ہو۔

١٣٠. عَنْ عَاتِكَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: ... كَأَنَّ أَصَابِعَهُ قُضْبَانُ الْفِضَّةِ. كَفُّهُ أَلْيَنُ مِنَ الْحَرِيْرِ. وَكَانَ كَفُّهُ كَفَّ عَطَّارٍ طِيْبًا، مَسَّتْهَا بِطِيْبٍ

---

(١٣٨) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/ ١٨١٤، الرقم/ ٢٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٢٣، الرقم/ ٣١٧٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٢٢٨، الرقم/ ١٩٤٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/ ٢٥٣، وذكره العسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٥٧٣.

أَوْ لَمْ تَمَسَّهَا. فَصَافَحَهُ الْمُصَافِحُ، فَيَظَلُّ يَوْمَهُ يَجِدُ رِيْحَهَا، وَيَضَعُهَا عَلَى رَأْسِ الصَّبِيِّ، فَيُعْرَفُ مِنْ بَيْنِ الصِّبْيَانِ مِنْ رِيْحِهَا عَلَى رَأْسِهِ(139).

حضرت عاتکہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی انگشتان مبارک ایسے تھیں جیسے چاندی کی (تراشی ہوئی تابندہ) ڈلیاں ہوں، جب کہ آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک ریشم سے بھی زیادہ نرم اور ملائمیت کی حامل تھی۔ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ عطار کے ہاتھوں کی طرح عطر افشاں اور عطر ریز رہتے، خواہ خوشبو لگائی ہو یا نہ لگائی ہو۔ آپ ﷺ سے مصافحہ کرنے والا ہر شخص سارا دن اپنے ہاتھوں میں خوشبو پاتا تھا۔ آپ ﷺ (جب کسی) بچے کے سر پر دستِ شفقت پھیر دیتے تو وہ اپنے سر میں آپ ﷺ کے ہاتھوں کی خوشبو کے باعث دوسرے بچوں میں نمایاں پہچانا جاتا تھا۔

131. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ(140).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی دیباج یا ریشم کو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک ہتھیلیوں سے زیادہ نرم و گداز اور ملائم نہیں پایا۔

---

(139) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 305، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 362.

(140) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، 2/ 696، الرقم/ 1872، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 278.

132. عَنْ شَدَّادٍ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَإِذَا هِيَ أَلْيَنُ مِنَ الْحَرِيْرِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ(141).

حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور (وفورِ عقیدت اور فرطِ ارادت سے) آپ ﷺ کا دستِ اقدس اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ آپ ﷺ کا دستِ اقدس ریشم سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔

133. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ... وَكَانَ ﷺ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ(142).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھ اور دونوں قدم مبارک گوشت سے پُر تھے اور آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

134. عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَائِلَ الْأَطْرَافِ، كَأَنَّ أَصَابِعَهُ قُضْبَانُ فِضَّةٍ(143).

(141) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، 7/ 272، الرقم/ 7110، وأيضًا في المعجم الأوسط، 9/ 97، الرقم/ 9237، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 282، والعسقلاني في الإصابة، 3/ 323، الرقم/ 3859، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 74.

(142) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب الجعد، 5/ 2212، الرقم/ 5567، والقاضي عياض في مشارق الأنوار/ 101.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگشتانِ مبارک لمبی اور خوبصورت تھیں، یوں محسوس ہوتا جیسے وہ (انگلیاں نہیں بلکہ) چاندی کی (نرم ونازک) شاخیں ہیں۔

135. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحْبَ الرَّاحَةِ(144).

حضرت ہند بن ابی ہالہ تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک ہتھیلیاں فراخ تھیں۔

136. وَعَنْهُ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَائِلَ الْأَطْرَافِ(145).

---

(143) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 305، وذكره السيوطي في الجامع الصغير، 1/ 40، والمناوي في فيض القدير، 5/ 78.

(144) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 37، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422.

(145) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 37، الرقم/ 8، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 155، الرقم/ 1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 339، 344، 348، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 273.

آپ ﷺ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگشتانِ مبارک موزوں تناسب کے ساتھ لمبی تھیں۔

21. وَصْفُ صَدْرِهِ ﷺ وَبَطْنِهِ

آپ ﷺ کا سینۂ مبارک اور بطنِ اَقدس

آپ ﷺ کا شکم مبارک صبر وقناعت کا خزینہ اور آپ ﷺ کا سینۂ طیبہ اسرار و رُموزِ ربانی، علومِ جلی و خفی اور وحیِ الٰہی کا گنجینہ تھا۔ آپ ﷺ کا شکم و سینۂ اقدس دونوں ہموار اور برابر تھے۔ آپ ﷺ کا سینۂ اقدس فراخ اور آئینے کی طرح سخت اور ہموار تھا۔ شکم مبارک اور سینۂ اقدس دونوں کا کوئی ایک حصہ بھی دوسرے سے بڑھا ہوا نہ تھا۔ سینہ کے اوپر کے حصہ سے ناف تک مقدس بالوں کی ایک پتلی سی لکیر تھی۔ مقدس چھاتیاں اور پورا شکم بالوں سے خالی تھا۔ البتہ شانوں اور کلائیوں پر قدرے بال تھے۔

137. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ، عَرِيْضَ الصَّدْرِ(146).

(146) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 36، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 145-146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155، الرقم/ 414، وأيضًا في الأحاديث الطوال، 1/ 245، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 422.

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بطن مبارک اور سینہ اقدس دونوں برابر تھے (یعنی پیٹ سینے سے نکلا ہوا نہیں تھا) اور سینہ مبارک قدرے چوڑا تھا۔

138. عَنْ عَاتِكَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: ... كَانَ عَرِيْضَ الصَّدْرِ، مَمْسُوْحَهُ، كَأَنَّهُ الْمَرَايَا فِي شِدَّتِهَا وَاسْتِوَائِهَا، لَا يَعْدُوْ بَعْضُ لَحْمِهِ بَعْضًا، عَلَى بَيَاضِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ(147).

حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا سینۂ اقدس فراخ اور آئینہ کی طرح سخت اور ہموار تھا، کوئی ایک حصہ بھی دوسرے سے بڑھا ہوا نہ تھا، جب کہ سفیدی اور چمک میں چودھویں کے چاند کی طرح تھا۔

139. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ لَهُ ﷺ شَعَرٌ مِنْ لُبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ، يَجْرِي كَالْقَضِيْبِ، لَيْسَ فِي بَطْنِهِ وَلَا صَدْرِهِ شَعَرٌ غَيْرُهُ(148).

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بطنِ اقدس پر بالوں کی ایک لکیر تھی جو سینۂ انور سے شروع ہو کر ناف مبارک پر ختم ہو جاتی تھی۔ اُس لکیر کے علاوہ سینۂ انور اور بطنِ اقدس پر بال نہ تھے۔

140. عَنْ أُمِّ هَانِيْءٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ بَطْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَطُّ إِلَّا ذَكَرْتُ الْقَرَاطِيْسَ الْمَثْنِيَّةَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ(149).

---

(147) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، 1/ 304.

(148) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 410، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، 2/ 221، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، 3/ 260.

حضرت اُم ہانی ؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بطنِ اقدس کو ہمیشہ اس حالت میں دیکھا کہ محسوس ہوتا تھا جیسے کاغذ تہہ در تہہ رکھے ہیں (یعنی بطنِ اقدس بالکل ہموار تھا)۔

141. عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ؓ، قَالَتْ: لَمْ تَعِبْهُ ﷺ ثُجْلَةٌ(150).

حضرت اُم معبد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ (تمام جسمانی عیوب سے کلیتاً پاک ہونے کے ساتھ) پیٹ کے بڑے ہونے کے عیب سے بھی پاک تھے۔

22. وَصْفُ رُكْبَتَيْهِ ﷺ وَسَاقَيْهِ

﴿آپ ﷺ کے مبارک گھٹنے اور پنڈلیاں﴾

رسول اللہ ﷺ کے کندھوں، کہنیوں، گھٹنوں اور کلائیوں کے جوڑ انتہائی مضبوط اور آپ ﷺ کے جسمِ پاک کی مناسبت سے بڑے اور موزوں حد تک طویل تھے۔ آپ ﷺ کی ہڈیوں کے جوڑ موٹے اور گوشت سے پُر تھے، جسم کا وہ حصہ جو

---

(149) أخرجه الطيالسي في المسند، 1/ 225، الرقم/ 1619، والطبراني في المعجم الكبير، 24/ 413، الرقم/ 1006، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 419، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، 12/ 64، الرقم/ 6457، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 280.

(150) أخرجه الحاكم في المستدرك، 3/ 10-11، الرقم/ 4274، والطبراني في المعجم الكبير، 4/ 48-49، الرقم/ 3605، وابن حبان في الثقات، 1/ 125، وابن عبد البر في الاستيعاب، 4/ 1958-1960، الرقم/ 4215، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، 1/ 139، والهيثمي في مجمع الزوائد، 8/ 279.

کپڑے سے یا بالوں سے ننگا ہوتا وہ روشن اور چمک دار تھا۔رسول اللہ ﷺ کی حسین و جمیل نورانی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں۔ہر جوڑ جاذبِ نظر تھا۔حضور نبی اکرم ﷺ کا پُرنور وجود سر تا پا موزونیت کا آئینہ دار تھا۔جو بھی آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا بہ زبانِ حال پکار اٹھتا:

زفرق تا به قدم هر کجا که می نگرم
کرشمه دامنِ دل می کشد که جا این جا ست

آپ ﷺ کے فدائی صحابہ کرام ﷺ آپ ﷺ کے اَعضاء مبارک میں سے ہر وہ عضو جس کی زیارت کی سعادت سے وہ بہرہ یاب ہوئے، اس کی جزئیات تک کا بیان بڑی محبت،لذت اور حلاوت سے کرتے۔ اس موقع پر ان کی سرشارانہ عقیدت دیدنی اور شنیدنی ہوتی۔گویا آپ ﷺ کا سراپا ہر وقت ان کی نگاہوں اور چشمِ تصور میں موجود رہتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے حال، اَفعال اور شمائل و خصائل کا ذکر ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی عبادت تھی۔اس بابرکت باعثِ فیوض و خیر ذکر پاک کو وہ دنیا و ما فیہا میں موجود ہر شے پر ترجیح دیتے۔ان کا عالم بقولِ شاعر یہ تھا:

ما هر چه خوانده ایم فراموش کرده ایم
الا حدیثِ یار که تکرار می کنیم

١٤٢. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ (١٥١).

(١٥١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ 96، 127، الرقم/ 746، 1053، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 598،

حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نہایت (توانا، قوی اور) مضبوط جوڑوں کے حامل تھے۔

143. وَعَنْهُ علیہ السلام، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَلِيْلَ الْمُشَاشِ (152).

اور حضرت علی علیہ السلام یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جوڑوں کی ہڈیاں خوب نمایاں تھیں۔

144. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ فِي سَاقَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ (153).

الرقم/ 3637، وأبو يعلى في المسند، 1/ 304، الرقم/ 370، والبخاري في التاريخ الكبير، 1/ 8، والبزار في المسند، 2/ 244، الرقم/ 645، والحاكم في المستدرك، 2/ 662، الرقم/ 4194.

(152) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 599، الرقم/ 3638، وأيضًا في الشمائل المحمدية/ 32-33، الرقم/ 7، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31805، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 149، الرقم/ 1415، وابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 411.

(153) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 5/ 97، الرقم/ 20955، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في صفة النبي ﷺ، 5/ 603، الرقم/ 3645، وابن أبي شيبة في المصنف، 6/ 328، الرقم/ 31806، وأبويعلى في المسند، 13/ 453، الرقم/ 7458، والطبراني في المعجم الكبير، 2/ 244، الرقم/ 2024، والحاكم في المستدرك، 2/ 662، الرقم/ 4196.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک پنڈلیاں قدرے پتلی (اور حسین ترین) تھیں۔

23. وَصْفُ قَدَمَیْهِ ﷺ

آپ ﷺ کے قدمین مبارک

آپ ﷺ کے مقدس و معظم پاؤں چوڑے، پُر گوشت اور ایڑیاں کم گوشت والی اور تلوا اونچا جو فرشِ زمین پر نہ لگتا تھا۔ پاؤں کی نرمی اور نزاکت کا یہ عالم تھا کہ ان پر پانی ذرا بھی نہیں ٹھہرتا تھا۔ آپ ﷺ کے ہتھیلیاں اور قدم کشادہ تھے لیکن تلوا گہرا نہ تھا۔ آپ ﷺ کی کہنیوں سے اوپر اور نیچے دونوں بازو بھاری تھے۔ یہ شجاعت کی علامت ہے۔ ایڑیاں اور پنڈلیاں ہلکی تھیں۔ آپ ﷺ کے قدم مبارک ہی ہیں جنہیں قدومِ میمنت لزوم سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہاں اس امر کا ذکر از بس ضروری ہے کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے جنہوں نے اپنے محبوب آقا ﷺ کے حسن معنوی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے جمالِ ظاہری، چال ڈھال، خدّ و خال، قد و قامت، عارض و گیسو، اندازِ گفتار، طرزِ رفتار، روز و شب کے معمولات، خوبیِ تکلم، جمالِ تبسم، اَطوار، پوشاک، اِستراحت و آرام، قیام و طعام حتی کہ آپ ﷺ کے ساتھ گزرے ایک ایک پل اور ایک ایک ادا کو یاد رکھا اور بیان فرما کر آنے والی ملتِ اسلامیہ پر احسان عظیم کیا۔ یہ اسی کا فیضان ہے کہ ہم بھی ان کے فرمودات و ملفوظات کی روشنی میں محبوبِ رب العالمین ﷺ کے حلیۂ مبارک اور حسن و جمال کو نگاہِ شوق اور چشمِ تصور میں لا سکتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ 'ایمان کی تکمیل کے لیے اس بات پر ایمان لانا بھی ضروری ہے کہ ربِ کائنات نے حضور ﷺ کا وجودِ اقدس حسن و جمال میں بے نظیر و بے

مثال تخلیق فرمایا'۔ امام قسطلانی لکھتے ہیں کہ 'اسلاف نے حضور ﷺ کے اوصاف کا جو تذکرہ کیا ہے یہ بطور تمثیل ہے ورنہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور مقام بہت بلند ہے'۔

145. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ(154).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدمین شریفین گوشت سے پُر تھے۔

146. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ... مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ(155).

حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک ایڑیوں پر گوشت کم تھا (یعنی ان میں نفاست اور لطافت تھی)۔

---

(154) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب الجعد، 5/ 2212، الرقم/ 5568، وأحمد بن حنبل في المسند، 3/ 125، الرقم/ 12288، وأبو يعلى في المسند، 5/ 255-256، الرقم/ 2875، والطيالسي في المسند، 1/ 338، الرقم/ 2589.

(155) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في صفة فم النبي ﷺ وعينيه وعقبيه، 4/ 1820، الرقم/ 2339، وأحمد بن حنبل في المسند، 5/ 86، 88، 103، الرقم/ 20831، 20848، 20950، 21024، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في صفة النبي ﷺ، 5/ 603، الرقم/ 3646-3647، وابن حبان في الصحيح، 14/ 199، الرقم/ 6288.

147. عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ(156).

حضرت علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ کی ہتھیلیاں اور قدمین مبارک گوشت سے پُر تھے۔

148. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ أَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا(157).

حضرت عبد اللہ بن بُریدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قدمین شریفین تمام لوگوں کے قدموں سے زیادہ خوبصورت اور نفیس تھے۔

149. عَنْ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ، مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ، يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَاءُ(158).

---

(156) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، 1/ 96، 127، الرقم/ 746، 1053، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في صفة النبي ﷺ، 5/ 598، الرقم/ 3637، وأبو يعلى في المسند، 1/ 304، الرقم/ 370، والبزار في المسند، 2/ 118، الرقم/ 474، والحاكم في المستدرك، 2/ 662، الرقم/ 4194، والبخاري في التاريخ الكبير، 1/ 8.

(157) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، 1/ 419، وابن إسحاق في السيرة النبوية، 2/ 122، وذكره السيوطي في الجامع الصغير، 1/ 25، الرقم/ 7، وأيضًا في الخصائص الكبرى، 1/ 128، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 79.

حضرت ہند بن ابی ہالہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دونوں قدموں کے تلوے قدرے گہرے تھے، قدمین شریفین ہموار اور نرم تھے اور (اس قدر ہموار تھے کہ) اُن پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔

150. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَيْسَ لَهَا أَخْمَصُ (159).

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے تلوے زیادہ گہرے نہیں تھے (یعنی ان میں معمولی اور مناسب گہرائی تھی)۔

---

(158) أخرجه الترمذي في الشمائل المحمدية/ 37-38، الرقم/ 8، وابن حبان في الثقات، 2/ 146، والطبراني في المعجم الكبير، 22/ 155-156، الرقم/ 414، والبيهقي في شعب الإيمان، 2/ 154-155، الرقم/ 1430.

(159) أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب إذا التفت التفت جميعًا/ 395، الرقم/ 1155، وذكره السيوطي في الخصائص الكبرى، 1/ 125، والصالحي في سبل الهدى والرشاد، 2/ 30.

المصادر والمراجع

1. القرآن الحكيم.

2. ابن الأثير، أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم الشيباني الجزري (555-630ه/ 1160-1233م). النهاية في غريب الحديث والأثر. بيروت، لبنان: المكتبة العلمية، 1399ه/ 1979م.

3. أحمد بن حنبل، أبو عبد الله الشيباني (164-241ه/ 780-855م). المسند. بيروت، لبنان: المكتب الإسلامي للطباعة والنشر، 1408ه.

4. ابن إسحاق، محمد بن إسحاق بن يسار، (85-151ه). السيرة النبوية. معهد الدراسات والابحاث للتعريب.

5. الأَزدي، معمر بن راشد (ت: 151ه). الجامع. بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى، 1403ه.

6. الأصبهاني، إسماعيل بن محمد بن فضل التميمى (457-535ه). دلائل النبوة. رياض، سعودى عرب: دار طيبة، 1409ه.

7. البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (194-256ه/ 810-870م). الأدب المفرد. بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، 1409ه/ 1989م.

—. الصحيح. بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، 1401هـ/ 1981م.

—. التاريخ الكبير. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية.

8. البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البصري (215-292هـ/ 830- 905م). المسند (البحر الزخار). بيروت، لبنان: مؤسسة علوم القرآن، 1409هـ.

9. البيجوري، إبراهيم بن محمد (ت: 1276هـ). المواهب اللدنية حاشية على الشمائل المحمدية. مصر: مطبعة المصطفى البابي الحلبي، 1375هـ/ 1956م.

10. البيهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن على بن عبد الله بن موسى (384-458هـ/ 994-1066م). دلائل النبوة. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1405هـ/ 1985م.

—. السنن الكبرى. المكة المكرمة، المملكة العربية السعودية: مكتبة دار الباز، 1414هـ/ 1994م.

—. شعب الإيمان. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1410هـ/ 1990م.

11. الترمذي، أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك (209-279هـ/ 825-892م). السنن. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.

—. الشمائل المحمدية والخصائص المصطفوية. بيروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، 1412ھ.

12. التلمساني، أحمد بن محمد بن أحمد بن يحيى المقرئي (ت: 1441ھ). فتح المتعال في مدح النعال. القاهرة، مصر: دارالقاضى عياض للتراث.

13. الجرجاني، أبو القاسم حمزة بن يوسف (ت: 428ھ). تاريخ الجرجان. بيروت، لبنان: عالم الكتب، 1401ھ/ 1981م.

14. ابن الجعد، أبو الحسن علي بن عبيد الهاشمي (133-230ھ/ 750-845م). المسند. بيروت، لبنان: مؤسسة نادر، 1410ھ/ 1990م.

15. ابن الجوزى، أبو الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد بن على بن عبيد الله (510-579ھ/ 1116-1201م). صفة الصفوة. بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، 1409ھ/ 1989م.

—. الوفا بأحوال المصطفى ﷺ. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1408ھ/ 1988م.

—. المنتظم في تاريخ الملوك والأمم. بيروت، لبنان: دار صادر، 1358ھ.

16. الحاكم، أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (321-405هـ/ 933-1014م). المستدرك على الصحيحين. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1411هـ/ 1990م.

17. ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان التميمي البستي (270-354هـ/ 884-965م). الثقات. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1395هـ.

—. الصحيح. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، 1414هـ/ 1993م.

18. الحلبي، نور الدين أبو الفرج علي بن إبراهيم بن أحمد، ابن برهان الدين المصري (975-1044هـ). إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون ﷺ أو السيرة الحلبية. بيروت، لبنان: دار المعرفة، 1400هـ.

19. الخازن، علي بن محمد بن إبراهيم بن عمر بن خليل (678-741هـ/ 1279-1340م). لباب التأويل فى معانى التنزيل. بيروت، لبنان: دار المعرفة.

20. ابن خزيمة، أبو بكر محمد بن إسحاق (223-311هـ/ 838-924م). الصحيح. بيروت، لبنان: المكتب الإسلامي، 1390هـ/ 1970م.

21. الخطيب البغدادي، أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي بن ثابت (393-463هـ/ 1003-1071م). تاريخ بغداد، بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، بدون تاريخ.

22. الخفاجي، أبو عباس أحمد بن محمد بن عمر (979-1069هـ/ 1571-1659م). نسيم الرياض في شرح شفاء القاضى عياض. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1421هـ/ 2001م.

23. الدارمي، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (181-255هـ/ 797-869م). السنن. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، 1407هـ.

24. أبو داود، سليمان بن أشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد الأزدي السبحستاني (202-275هـ/ 817-889م). السنن. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1414هـ/ 1994م

25. الديلمي، أبو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الهمذاني (445-509هـ/ 1053-1115م). مسند الفردوس. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1406هـ/ 1986م.

26. الذهبي، أبو عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان (673-748هـ/ 1274-1348م). سير أعلام النبلاء. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، 1413هـ.

27. الرازي، فخر الدين محمد بن عمر بن حسن بن حسين بن علي التميمي الشافعي (544-604هـ). مفاتيح الغيب (التفسير الكبير). بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1421هـ.

28. الروياني، أبو بكر محمد بن هارون الرازي الطبري (ت: 307هـ). مسند الصحابة المعروف بـ: مسند الروياني. القاهرة، مصر: مؤسسة قرطبة، 1416هـ.

29. الزرقاني، أبو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن أحمد بن علوان المصري الأزهري المالكي (1055-1122هـ/ 1645-1710م). شرح المواهب اللدنية. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1417هـ/ 1996م.

—. شرح على المؤطأ. القاهرة، مصر: مكتبة الثقافة الدينية، 1424هـ/ 2003م.

30. ابن سعد، أبو عبد الله محمد (168-230هـ/ 784-845م). الطبقات الكبرى. بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، 1398هـ/ 1978م.

31. السيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان السيوطي (849-911هـ/ 1445-1505م). الجامع الصغير فى أحاديث البشير النذير. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية.

—. الخصائص الكبرى. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1405هـ/ 1985م.

—. الشمائل الشريفة. دار طائر العلم للنشر والتوزيع.

32. ابن شاهين، عبد الباسط بن خليل، غاية السول في سيرة الرسول ﷺ. بيروت، لبنان: عالم الكتب، 1988م.

33. ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي (159-235هـ/ 776-849م). المصنف. رياض، المملكة العربية السعودية: مكتبة الرشد، 1409هـ.

34. الصالحي، أبو عبد الله محمد بن يوسف بن علي بن يوسف الشامى (ت: 942هـ/ 1536م). سبل الهدى والرشاد. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1414هـ/ 1993م.

35. الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي (260-360هـ/ 873-970م). الأحاديث الطوال. موصل، العراق: مكتبة الزهراء، 1404هـ/ 1983م.

—. مسند الشاميين. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، 1405هـ/ 1985م.

—. المعجم الأوسط. القاهرة، مصر: دار الحرمين، 1415هـ.

—. المعجم الكبير. موصل، العراق: مكتبة العلوم والحكم، 1403هـ/ 1983م.

36. الطيالسي، أبو داود سليمان بن داود الجارود (133-204هـ/ 751-819م). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفة.

37. ابن أبي عاصم، أبو بكر عمرو الضحاك الشيباني (206-287هـ/ 822- 900م). الآحاد والمثاني. الرياض، المملكة العربية السعودية: دار الراية، 1411هـ/ 1991م.

38. ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (368-463هـ/ 979-1071م). التمهيد. مغرب (مراكش): وزاة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، 1387هـ.

—. الاستذكار. بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، 2000م.

—. الاستيعاب في معرفة الأصحاب. بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، 1422هـ/ 2002م.

39. عبد بن حميد، أبو محمد عبد بن حميد بن نصر الكسي (ت: 249هـ/ 863م). المسند. القاهرة، مصر: مكتبة السنة، 1408هـ/ 1988م.

40. ابن عساكر، أبو قاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين الدمشقي الشافعي (499-571هـ/ 1105-1176م). تاريخ مدينة دمشق المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1995م.

—. السيرة النبوية. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي، 1421هـ/ 2001م.

41. العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي (773-852هـ/ 1372-1449م). فتح الباري شرح صحيح البخاري. بيروت، لبنان: دار المعرفة، 1379هـ.

42. أبو عوانة، يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم بن زيد النيشابوري (230-316هـ/ 845-928م). المسند. بيروت، لبنان: دار المعرفة، 1998م.

43. الفسوي، أبو يوسف يعقوب بن سفيان (ت: 277هـ). المعرفة والتاريخ. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1419هـ/ 1999م.

44. القاضي عياض، أبو الفضل عياض بن موسى بن عياض بن عمرو بن موسى بن عياض بن محمد بن موسى بن عياض اليحصبي (476-544هـ/ 1083-1149م). الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي.

—. الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ. بيروت، لبنان: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، 1409هـ/ 1988م.

—. الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ. عمان: دار الفيحاء، 1407هـ.

—. مشارق الأنوار. المكتبة العتيقة،ودار التراث.

45. القسطلاني، أبو العباس أحمد بن محمد بن أبي بكر بن عبد الملك بن أحمد بن محمد بن محمد بن حسين بن علي (851-

923هـ/ 1448-1517م). المواهب اللدنية بالمنح المحمدية. بيروت، لبنان: المكتب الإسلامي، 1412هـ/ 1991م.

46. ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر (701-774هـ/ 1301-1373م). البداية والنهاية. بيروت، لبنان: دار الفكر، 1419هـ/ 1998م.

47. ابن ماجه، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (207-275هـ/ 824-887م). السنن. بيروت، لبنان: دار الفكر.

48. ابن المبارك، أبو عبد الرحمن عبد الله بن واضح المروزي (118-181هـ/ 736-798م). كتاب الزهد ويليه كتاب الرقائق، بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، بدون تاريخ.

—. المسند، الرياض، مكتبة المعارف، 1407هـ.

49. المزي، أبو الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن علي (654-742هـ/ 1256-1341م). تهذيب الكمال. بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، 1400هـ/ 1980م.

50. مسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد القشيري النيشابوري (206-261هـ/ 821-875م). الصحيح. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربي.

51. المقدسي، أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد بن أحمد الحنبلي (569-643هـ/ 1173-1245م). الأحاديث المختارة. المكة المكرمة، المملكة العربية السعودية: مكتبة النهضة الحديثة، 1410هـ/ 1990م.

52. الملا علي القاري، نور الدين بن سلطان محمد الهروي الحنفي (ت: 1014ھ/ 1606م). شرح الشفا. مصر، 1309ھ.

53. ابن الملقن، أبو حفص عمر بن على الأنصاري، (723-804ھ). غاية السول في خصائص الرسول ﷺ. بيروت، لبنان: دارالبشائر الإسلامية، 1414ھ/ 1993م.

54. المناوي، عبد الرؤف بن تاج العارفين بن علي (952-1031ھ/ 1545-1621م). فيض القدير شرح الجامع الصغير. مصر: مكتبة تجارية كبرى، 1356ھ.

55. النبهاني، يوسف بن إسماعيل بن يوسف (1265-1350ھ). الأنوار المحمدية من المواهب اللدنية- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1417ھ/ 1997م.

56. أبو نعيم، أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (336-430ھ/ 948-1038م). حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، 1405ھ/ 1985م.

57. النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي (215-303ھ/ 830-915م). السنن. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1416ھ/ 1995م+حلب، شام: مكتب المطبوعات الاسلامية، 1406ھ/ 1986م.

—. السنن الكبرى. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1411هـ/ 1991م.

58. النسفي، عبد الله بن محمود بن أحمد النسفي (ت: 710هـ). مدارك التنزيل وحقائق التأويل. بيروت، لبنان، دار إحياء التراث العربي، بدون تاريخ.

59. النميرى، أبو زيد عمر بن شبه البصرى (ت: 262هـ). أخبار المدينة. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1417هـ/ 1996م.

60. النووي، أبو زكريا يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعة بن حزام (631–677هـ/ 1233–1278م). شرح صحيح مسلم. بيروت، لبنان: دار إحياء التراث، 1392هـ.

61. الهندي، علاء الدين علي بن حسام الدين المتقي (ت: 975هـ). كنز العمال. بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، 1419هـ.

62. الهيثمي، نور الدين أبو الحسن علي بن أبي بكر بن سليمان (735–807هـ/ 1335–1405م). مجمع الزوائد ومنبع الفوائد. القاهرة، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، 1407هـ/ 1987م.

—. موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان. بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافة العربية، 1411هـ/ 1990م.

63. أبو يعلى، أحمد بن علي بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال الموصلي التميمي (210-307ھ/ 825-919م). المسند. دمشق، شام: دار المأمون للتراث، 1404ھ/ 1984م.

—. المعجم. فيصل آباد، باكستان: إدارة العلوم والأثرية، 1407ھ.